رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

تار کا پتہ: الفضل قادیان

الفضل بیدِ اللہ یؤتیہ من یشآء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

اللہ اکبر

الفضل قادیان

روزنامہ

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

شرح چندہ
سالانہ ۔ صہ
ششماہی ۔ ۸؍
سہ ماہی ۔ ۱۲؍
ماہانہ ۔ ۴؍

ایڈیٹر
غلام نبی

ترسیل زر
بنام مینیجر روزنامہ
الفضل ہو

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ بیرون ہند ۱۸؍

جلد ۲۳	مؤرخہ ۲۹ ربیع الاول سنہ ۱۳۵۵ھ	یوم شنبہ	مطابق ۲۰ جون سنہ ۱۹۳۶ء	نمبر ۲۹۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۸ جون ۔ آج دھرم سالہ سے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق یہ ڈاکٹری رپورٹ موصول ہوئی ہے ۔ کہ حضور کو حرارت اور گلے کی تکلیف ہے اور پیچش کی بھی شکایت ہے احباب دعائے صحت فرمائیں ؛

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خدا تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے ۔

مولانا غلام رسول صاحب راجیکی شکار پور ماچھیاں سے واپس تشریف لے آئے ؛

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری اور ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب موگا وزیر آباد اور مولوی دل محمد صاحب کاٹھ گڑھ بھیجے گئے ہیں ؛

نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے مولوی قمر الدین صاحب کمشنری لاہور کی جماعتوں کے معائنہ اور تربیت کے لئے روانہ ہوئے ؛

نیشنل لیگ قادیان کا غیر معمولی جلسہ

احرار و پولیس کا احمدی بچوں کی لاشوں کو دفن کرنے سے روکنے کے متعلق قابل مذمت رویہ

قادیان ۱۸ جون ۔ گذشتہ رات ½ ۹ بجے مقامی نیشنل لیگ کا ایک غیر معمولی اجلاس زیر صدارت الحاج مولوی عبد الرحیم صاحب نیر ریتی چھلہ کی مسجد کے متصل میدان میں منعقد ہوا ۔ جس میں احرار اور پولیس کے تکلیف دہ اور اشتعال انگیز رویہ کے خلاف مولوی عبد الرحمٰن صاحب مبشر اور جناب نیر صاحب نے تقریریں کیں ۔ اور متعدد واقعات سے ثابت کیا کہ اس قبرستان میں جس کے استعمال سے احرار ہمیں روکتے ہیں ۔ اور پولیس جس کا کام شہریوں کی عزتوں ۔ مال اور جائدادوں کی حفاظت کرنا ہے ۔ احرار کی ناجائز حمایت کر رہی ہے اس میں بہت سے احمدی مرد ۔ عورتیں اور بچے مدفون ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ بھی اس میں مدفون ہیں ۔ اور بعد کے احمدی بھی ۔ چنانچہ چند نام پڑھ کر سنائے گئے ۔ اس کے علاوہ پولیس کے متعلق بتایا گیا ۔ کہ کس طرح اس نے فساد کرانے کی کوشش کی ۔ پولیس کے اس قابلِ مذمت رویہ پر اظہار رنج و غم کیا گیا ۔ اور حکومت پر واضح کیا گیا ۔ کہ احرار کی ناجائز حمایت کرنا پولیس کی کھلم کھلا غداری ہے ۔ جو حکومت سے تنخواہ لے کر کی جا رہی ہے ۔ وہ احرار جو اپنے بزرگوں کی داڑھیاں نوچ نوچ کر ان کی تذلیل کر چکے ہیں ۔ وہ کسی اور کے کب وفادار ہو سکتے ہیں ۔ دوران اجلاس حسب ذیل ریزولیوشنز پاس کئے گئے ۔

مولوی عبد الاحد صاحب مولوی فاضل نے یہ ریزولیوشن پیش کیا :۔

۱۔ نیشنل لیگ قادیان کا یہ غیر معمولی اجلاس قادیان کے مفسد احرار کی اس درندگی اور بہیمیت کے خلاف نہایت زور سے صدائے نفرت وحقارت بلند کرتا ہے۔ جس کا ارتکاب انہوں نے انسانیت کے جامہ کو چاک کر کے متواتر تین دن معصوم احمدی بچوں کی وفات پر انہیں اس قبرستان میں دفن کرنے سے روکنے کی صورت میں کیا۔ جہاں پہلے بھی احمدی اپنے مردے دفن کرتے چلے آئے ہیں۔ جو خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ملکیت ہے۔ اور جہاں آپ کے خاندان کے بہت سے افراد مدفون ہیں۔ اس مزاحمت کا بجز اس کے اور کوئی مطلب نہیں کہ احرار ان کمینہ حرکات سے فتنہ و فساد کی آگ بھڑکانا چاہتے ہیں۔

ان حالات میں نیشنل لیگ قادیان کا یہ اجلاس قادیان کے احرار کی ان نہایت ہی اشتعال انگیز اور قبیح حرکات اور وحشت اور بربریت کے اس شرمناک مظاہرہ کو انتہائی نفرت اور حقارت کے جذبات سے دیکھتا اور احرار کے ظلم وستم کے روز بروز شرمناک صورت اختیار کرتے جانے پر صدائے احتجاج بلند کرتا ہوا ذمہ وار حکام کو توجہ دلاتا ہے۔ کہ وہ لوگ جنہوں نے احمدی بچوں کی لاشوں کو قبرستان میں دفن ہونے سے روک کر ان کی بے حرمتی کی ہے۔ اور جماعت احمدیہ کے لوگوں کے جذبات کو بھڑکا کر فساد کرانا چاہا ہے۔ ان کے متعلق جلد سے جلد قانونی کارروائی کر کے انہیں کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

یہ قرارداد اتفاق رائے سے پاس ہوئی اس کے بعد مولوی غلام احمد صاحب مولوی فاضل نے مندرجہ ذیل قرارداد پیش کی۔

۲۔ نیشنل لیگ قادیان کا یہ اجلاس قادیان کی پولیس کے اس اقدام کے خلاف کہ اس نے بجائے ظالم کے ہاتھ کو روکنے کے مظلوم کے ہاتھ کو اپنے مردے دفن کرنے سے روکا۔ صدائے احتجاج بلند کرتا ہے۔ وہ پولیس جو قیام امن کی خاطر قادیان میں متعین کی گئی ہے۔ وہ خود فساد کرتی اور فسادیوں کی پیٹھ ٹھونکتی ہے۔ اس لئے حکام بالا سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ جلد پولیس سے بازپرس کی جائے۔ یہ قرارداد باتفاق آرا منظور ہوئی

زیر اہتمام جماعت احمدیہ حلقہ نیلہ گنبد لاہور

ایک عظیم الشان تبلیغی جلسہ

بمقام چوک نیلہ گنبد لاہور بتاریخ ۲۰ جون ۱۹۳۶ء بروز ہفتہ بوقت ۹ بجے شب زیر صدارت فخر قوم جناب چودھری اسد اللہ خاں صاحب بارایٹ لا ممبر لیجسلیٹو کونسل پنجاب منعقد ہوگا جس میں

جناب مولوی ابوالعطاء اللہ دتا صاحب جالندھری مولوی فاضل مبلغ بلاد عربیہ فلسطین و شام

بموضوع

"رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم ہی خاتم النبیین ہیں"

پُر از حقائق و معارف تقریر فرمائینگے۔ ہر مذہب و ملت کے امن پسند اصحاب سے درخواست ہے۔ کہ وقت مقررہ پر تشریف لاکر مستفیض ہوں۔ نوٹ:۔ لیکچر کے کسی حصہ کے متعلق اگر کوئی صاحب وضاحت چاہیں۔ تو وہ برعایت وقت صاحب صدر کی اجازت سے بعد از لیکچر استصواب کر سکتے ہیں۔ دوران تقریر میں کسی شخص کو بولنے کی اجازت نہ ہوگی۔ المعلن

خاکسار غلام محمد سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ حلقہ نیلہ گنبد لاہور

لجنہ اماء اللہ قادیان کا احتجاجی جلسہ

لجنہ اماء اللہ قادیان کا ایک احتجاجی جلسہ زیر صدارت حضرت سیدہ ام طاہر احمد صاحب حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے ۱۷ جون ۱۹۳۶ء بوقت چار بجے منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قراردادیں پاس کی گئیں۔

۱۔ مستورات جماعت احمدیہ اور ممبرات لجنہ اماء اللہ قادیان کا یہ جلسہ ڈسکہ پولیس اور خاصکر سب انسپکٹر پولیس کے جانبدارانہ اور غیر منصفانہ رویہ کو انتہائی غم وغصہ اور رنج وحقارت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ جس کے افسوسناک مظاہرات ٹاؤن کمیٹی ڈسکہ کے انتخاب کے دوران میں نیز اس سے پہلے اور بعد میں ہوئے۔ اور حکومت سے درخواست کرتا ہے۔ کہ سب انسپکٹر مذکور کو فوراً وہاں سے تبدیل کیا جائے۔

۲۔ مستورات جماعت احمدیہ قادیان کا یہ غیر معمولی جلسہ حکام بالا کو فیض الحسن آلو مہاری کی اس منافرت انگیز اور دلآزار تقریر کی جانب متوجہ کرتا ہے۔ جس میں اس نے ڈسکہ کے مسلمانوں کو مخاطب کر کے کہا۔ کہ مسلمانو! اپنی تلواریں خوب تیز کر لو۔ اور مرزائیوں کے سر کاٹ کر رکھدو۔ اور حکومت پنجاب سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ اس امن سوز اور منافرت انگیز تقریر کے بد اثرات کو دور کرنے کے لئے قانونی مشینری حرکت میں لائے۔ (۳) یہ جلسہ احراری والنٹیروں کے اس انسانیت سوز اور امن شکن رویہ کو نہایت حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ کہ وہ برچھوں۔ لاٹھیوں اور تلواروں سے مسلح ہو کر جلوس کی صورت میں ہمارے ڈسکہ کے بھائیوں کے مکانات کے سامنے سے بزرگان سلسلہ عالیہ احمدیہ کی شان میں ہتک آمیز کلمات اور اشتعال انگیز نعرے لگاتے ہوئے گزرے۔

۴۔ یہ غیر معمولی جلسہ قادیان کے قدیمی قبرستان کے متعلق پولیس قادیان کے جانبدارانہ اور غیر منصفانہ رویّے پر نفرت کا اظہار کرتا ہے۔ جس کے افسوسناک مظاہرات متواتر تین دن سے ہو رہے ہیں۔ (سیکرٹری لجنہ اماء اللہ قادیان)

قادیان میں زیر دفعہ ۳۲۴-۱۴۸ گیارہ احمدیوں کی گرفتاری

اور

ضمانت پر رہائی

قادیان ۱۸ جون۔ پولیس کی شناخت پریڈ جس کا کل ذکر کیا گیا تھا۔ آج بھی زیر نگرانی ملک عطا محمد صاحب مجسٹریٹ درجہ اول گورداسپور جاری رہی۔ ابتدائی رپورٹ میں انیس احمدیوں کے نام درج تھے۔ جن میں سے ۱۳ موجود تھے۔ شناخت کے بعد سب انسپکٹر صاحب بٹالہ نے ان کے بیانات لئے۔ اور ۲ کو چھوڑ کر گیارہ کو گرفتار کر لیا۔ جن کو پانچ پانچ سو کی ضمانت اور اسی قدر مچلکہ پر رہا کرایا گیا۔

یہ گرفتاریاں اس موقع کے متعلق ہیں۔ جبکہ دو خوردسال بچوں کی لاشیں اپنے قبرستان میں دفن کرنے کے لئے کچھ احمدی لے گئے۔ اور احرار نے ازراہ شرارت اور پولیس کے جانبدارانہ رویہ کی وجہ سے مزاحمت کی۔

گرفتاری کے بعد ضمانت پر رہا ہونے والوں کے نام حسب ذیل ہیں۔

۱۔ مولوی عبدالرحمن صاحب مولوی فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ (۲) بابو فخرالدین صاحب ملتانی مالک کتاب گھر (۳) چوہدری حاکم علی صاحب سفید پوش چک پنیار (۴) چوہدری عبدالرحمن صاحب سربراہ نمبردار قادیان (۵) مولوی خیرالدین صاحب مختار عام حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے (۶) قریشی ولی محمد صاحب دوکاندار (۷) چودھری محمد بوٹا صاحب دوکاندار (۸) گیانی محمد الدین صاحب (۹) مولوی محمد تقی صاحب (۱۰) غلام محمد صاحب راجپوت (۱۱) میاں منگو صاحب ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۹ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ

صدر احرار کا صریح جھوٹ

فلسطین وغیرہ کے ٹرکی کے قبضہ سے نکلنے پر چراغاں کرنے کا غلط الزام

یُوں تو احرار بات بات میں صریح جھوٹ بولنے سے ذرا بھی نہیں ہچکچاتے۔ لیکن جماعت احمدیہ کے خلاف۔ ان کے صدر اور امیر شریعت بھی جھوٹ اور کذب کو شیر مادر سمجھتے ہیں۔ اور بے دریغ استعمال کرتے رہتے ہیں اس کی بے شمار مثالیں ہم پیش کر چکے بلکہ کئی بار چیلنج بھی دے چکے ہیں۔ اب ایک تازہ مثال پیش کی جاتی ہے:۔

صدرِ احرار مولوی حبیب الرحمٰن لدھیانوی نے یوم فلسطین منانے کے لئے جو اعلان کیا ہے۔ اس کی تان اس فقرہ پر توڑی ہے کہ ”اس سلسلہ میں یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ جس دن فلسطین اور دُوسرے عرب علاقے ٹرکی حکومت کے ہاتھوں سے نکل کر انگریزی قبضہ میں آئے تھے۔ مرزائیوں نے قادیان میں چراغاں کیا تھا“ (احسان ۱۷- جون)

اس غلط بیانی کا ارتکاب احرار قبل ازیں بھی بارہا کر چکے ہیں۔ تا کہ عوام الناس کو جماعت احمدیہ کے خلاف اشتعال دلا کر فتنہ و فساد پیدا کریں لیکن کبھی بھی انہوں نے اس کا کوئی ثبوت پیش نہیں کیا۔ بڑی حیل و حجت کے بعد اور بسیار تلاش و جستجو کر کے ڈکٹیٹر احرار چودھری افضل حق نے الفضل ۲۶ر نومبر ۱۹۱۸ء کا ایک حوالہ پیش کیا تھا۔ مگر اس میں نہ تو کسی اسلامی علاقے کے فتح ہونے کا کوئی ذکر ہے۔ نہ چراغاں کرنے کا تذکرہ۔ بلکہ صرف یہ لکھا ہے۔ کہ:۔

”جرمنی کے شرائطِ صلح منظور کر لینے۔ اور التوائے جنگ کے کاغذ پر دستخط ہو جانے کی اطلاع پہنچنے پر دفاتر اور سکولوں میں چھٹی کی گئی۔ جلسہ کر کے حکومتِ برطانیہ کی فتح پر خوشی کا اظہار کیا گیا۔ اور مبارکباد کے تار بھجوائے گئے“:۔

صاف ظاہر ہے۔ کہ جرمنی کے ہتھیار ڈال دینے پر اس جنگ کا خاتمہ ہو رہا تھا جو متواتر کئی سال تک دُنیا کے ایک بڑے حصہ میں جاری تھی۔ اور ساری دُنیا کے لئے عذاب الیم سمجھی گئی۔ اس موقعہ پر خوشی اور مسرت کا اظہار نہ صرف کوئی جرم نہ تھا۔ بلکہ عین تقاضائے انسانیت تھا۔ اب بھی صدرِ احرار نے یہ بڑ تو ہانک دی ہے۔ کہ ”جس دن فلسطین اور دوسرے عرب علاقے ٹرکی حکومت کے ہاتھوں سے نکل کر انگریزی قبضہ میں آئے تھے۔ مرزائیوں نے قادیان میں چراغاں کیا تھا“ لیکن اس کا کوئی ثبوت نہیں پیش کیا۔ ۹ر دسمبر ۱۹۱۷ء کو بیت المقدس انگریزی افواج کے قبضہ میں آیا۔ اور ۲۰ر دسمبر ۱۹۱۷ء کے ”الفضل“ میں یہ خبر شائع کی گئی (اس وقت ”الفضل“ روزانہ نہیں تھا) اور مسٹر بونر لا کی تقریر کا جس میں بیت المقدس کی فتح کا اعلان کیا گیا تھا۔ نہایت مختصر سا خلاصہ شائع کرنے پر اکتفا کیا گیا۔ اس کے بعد نہ کوئی جشن منایا گیا۔ نہ چراغاں کیا گیا۔ اور نہ ہی اس قسم کی کوئی خبر ”الفضل“ کے صفحات میں درج ہوئی۔ مگر آج قریباً اٹھارہ سال کے بعد مولوی حبیب الرحمٰن کو معلوم ہو گیا۔ کہ ”جس دن فلسطین اور دوسرے عرب علاقے انگریزی قبضہ میں آئے تھے۔ مرزائیوں نے قادیان میں چراغاں کیا تھا“ صدرِ احرار کی جہالت اور ناواقفیت تو اسی سے ظاہر ہے۔ کہ وُہ فلسطین اور دوسرے عرب علاقوں کے متعلق سمجھتا ہے۔ کہ وُہ ایک ہی دن حکومت ٹرکی کے ہاتھ سے نکلے۔ اور پھر اس جہالت پر جھوٹ کی یہ عمارت کھڑی کر رہا ہے۔ کہ اس دن قادیان میں چراغاں کیا گیا تھا۔ جب دُنیا میں کوئی ایک ایسا دن آیا ہی نہیں۔ جس میں فلسطین اور دُوسرے عرب علاقے ٹرکی کی حکومت سے نکل کر انگریزی قبضہ میں چلے گئے ہوں۔ بلکہ مختلف اوقات میں نکلے ہیں۔ تو پھر ایسے دن قرار دے کر یہ کہنا کہ اس دن قادیان میں چراغاں کیا گیا تھا۔ اتنی بڑی جہالت ہے۔ جو صدرِ احرار کو ہی زیب دے سکتی ہے:۔

پس یہ بالکل غلط اور سراسر جھوٹ ہے۔ کہ فلسطین اور دوسرے عرب علاقوں پر جس دن انگریزوں نے قبضہ کیا۔ اس دن قادیان میں چراغاں کیا گیا۔ اور اس سے ظاہر ہے۔ کہ احرار جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں زیادہ سے زیادہ جھوٹ بولنا اپنا حق سمجھتے ہیں:۔

کیا ہی تعجب کا مقام ہے۔ کہ جماعت احمدیہ پر تو غلط الزام لگا کر احرار عوام الناس کو مشتعل کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ لیکن ان ایام میں خود انہوں نے انگریزوں کو اسلامی علاقوں میں فتح دلانے کے لئے جو کچھ کیا۔ اس کا ذکر نہیں کرتے۔ اگر یہ فرض بھی کر لیا جائے۔ کہ فلسطین اور دُوسرے عربی علاقوں پر انگریزوں کا ایک ہی دن قبضہ ہوا تھا۔ اور اسی دن قادیان میں چراغاں کیا گیا تھا۔ تو یہ چراغاں نہ تو ترکوں کی شکست کا موجب بن سکا۔ اور نہ انگریزوں کی فتح کا۔ لیکن اس کے مقابلہ میں احرار نے جو کارہائے نمایاں سرانجام دیئے۔ اور ان کا جو نتیجہ نکلا۔ وُہ صدرِ احرار کے ہی الفاظ میں یہ ہے۔ کہ:۔

”ہم ہی تھے۔ جنہوں نے اس ملک میں فلسطین کی آزادی کو سلب کرنے میں پُوری پُوری امداد کی۔ اور تیرہ سو برس سے جہاں اسلامی پرچم لہراتا چلا آتا تھا۔ وہاں ہندوستانی مسلمانوں نے صلیب کا جھنڈا نصب کرنے میں پُورا پُورا حصّہ لیا“ (احسان ۱۷- جون)

اب کوئی احراری ہی بتائے۔ کہ کسی علاقہ کے فتح ہو جانے کے بعد چراغاں کرنے والے بڑے مجرم ہیں۔ یا اُس علاقہ کو فتح کرنے میں امداد دینے والے۔ صاف ظاہر ہے۔ کہ اگر اس موقعہ پر قادیان میں چراغاں نہ کیا جاتا۔ (اور یقیناً نہیں کیا گیا) تو فلسطین اور دُوسرے عرب علاقے انگریزوں کے قبضہ سے نکل نہ جاتے لیکن یہ یقینی بات ہے۔ کہ اگر ہندوستان کے مسلمان ان علاقوں کو فتح کرنے میں حصّہ نہ لیتے۔ اور احرار انہیں روک لیتے تو ان کے فتح کرنے میں ضرور بے اندازہ مشکلات اٹھانی پڑتیں۔ لیکن احرار۔ اور ان کے ہم نوا تو فلسطین فتح کر کے انگریزوں کے حوالے کر دینے کے باوجود مسلمانانِ فلسطین کے سچے اور پُورے ہمدرد رہے۔ اور اب بھی ہیں۔ لیکن احمدی چراغاں کرنے کے جھوٹے الزام کی وجہ سے سخت دُشمن قرار پا گئے۔ ہے

بریں عقل و دانش بباید گریست

حقیقت یہ ہے۔ کہ احرار دُشمنی اور عداوت میں اس حد تک بڑھ گئے ہیں کہ شرافت اور انسانیت کے ساتھ ہی عقل و سمجھ کو بھی جواب دے چکے ہیں۔

احرار جو الزام جماعت احمدیہ پر لگاتے ہیں۔ اس سے بہت بڑے جُرم کے خود اقبالی مُجرم ہیں۔ آج وُہ اپنے آپ کو مسلمانانِ فلسطین کے ہمدرد۔ اور خیر خواہ بتا کر یوم فلسطین منانے کے اعلان کرتے پھر رہے ہیں۔ لیکن بقول خود مسلمانانِ فلسطین کے تمام مصائب کا موجب خود ہی ہیں:۔

لنڈن میں تبلیغ اسلام

نیا تبلیغی پروگرام

ایک نیا تبلیغی پروگرام تیار کیا گیا ہے اس پروگرام کے مطابق پہلا اجلاس ۱۷ مئی کو تھا۔ اس میں درد صاحب نے اس موضوع پر لیکچر دیا۔ کہ عورت کا اسلام میں کیا درجہ ہے؟ آپ نے اس لیکچر میں پرانی مصری اور رومن تہذیب کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا۔ کہ اس میں عورت کو مرد پر بہت سے اختیارات دیئے گئے تھے۔ لیکن اسلام نے جو درجہ عورت کا بتایا ہے۔ وہی صحیح ہے اور اسی میں نسلِ انسانی کی بہتری و بہبودی مضمر ہے۔ اور چونکہ عام طور پر یہاں جب بھی لیکچر دیئے گئے۔ تو ان میں عورتوں سے نرمی کے برتاؤ کے پہلو کو پیش کیا گیا۔ اس لئے آپ نے دوسرے پہلو کو جس میں مرد کو عورت پر بعض اختیارات دیئے گئے تھے۔ پیش کیا۔ مثلاً ورثہ۔ تعدد ازدواج اور عند الضرورت اصلاح کی خاطر عورت پر معمولی سختی کرنا۔ اور کہا۔ کہ میں صرف ان امور کے ذکر پر اکتفا کرتے ہوئے انہیں تشنہ تفصیل چھوڑتا ہوں۔ تا آپ کے دماغ میں جو جو اعتراض اُٹھ سکتے ہیں۔ وہ آپ پیش کریں۔ چنانچہ ان کے لیکچر کے اختتام پر دوستوں نے بہت سے اعتراضات کئے۔ جن کے جوابات درد صاحب اور میاں مظفر احمد صاحب اور ملک افتخار احمد صاحب نے دیئے۔

ایک انگریز کا قبولِ اسلام

اس لیکچر میں پورٹ سمتھ سے ایک انگریز ای۔ جی۔ براملی نامی بھی آئے تھے۔ لیکچر سننے کے بعد انہوں نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کتاب "احمدیت یعنی حقیقی اسلام" کا ایک نسخہ خریدا۔ اور وعدہ کیا۔ کہ وہ اسے ضرور پڑھیں گے۔ بعض اور پمفلٹ بھی انہیں دیئے گئے۔ چنانچہ چند روز کے بعد انہوں نے بیعت فارم پُر کر کے بھجوا دیا ہے۔ دوستوں سے ان کی استقامت کے لئے دعا کی درخواست ہے

ہائیڈ پارک میں لیکچر

ہر جمعرات کو ہائیڈ پارک میں لیکچر ہوتا ہے دو لیکچر میر عبد السلام صاحب نے دیئے ہیں۔ لیکچروں کے دوران میں ہی سوالات شروع ہو جاتے ہیں۔ اور یہ سوال و جواب کا سلسلہ رات کے بارہ بجے تک جاری رہتا ہے۔

گزشتہ جمعرات کو جب میں اور برادرم شیخ احمد اللہ صاحب اور برادرم عبد العزیز صاحب وہاں گئے۔ تو ایک پادری سے گفتگو شروع ہو گئی۔ میں اردو میں بولتا تھا اور شیخ احمد اللہ صاحب انگریزی میں ترجمہ کرتے تھے۔ پگڑیوں کو دیکھ کر چالیس پچاس کے قریب اشخاص ہمارے ارد گرد جمع ہو گئے اور میرے اردو بولنے کی وجہ سے انہیں اور بھی دلچسپی پیدا ہو گئی۔ وہ پادری یہ کہہ رہا تھا۔ کہ جب یسوع مسیح دوبارہ آئیگا۔ تو اس وقت تمام دنیا کے لوگ اسے مان لیں گے۔ میں نے اس سے یہ سوال کیا۔ کہ جب یسوع مسیح پہلی دفعہ آیا۔ تو اسرائیلیوں نے اُسے قبول نہ کیا۔ تو اب عقلاً یہ کیسے تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ کہ وہ اس زمانۂ دہریت و الحاد میں آ کر تمام دنیا کو اپنا معتقد بنا لیں گے اس نے جواب دیا۔ کہ یسوع مسیح سب کچھ جانتا تھا۔ اور اس کی سب باتیں پوری ہوں گی۔ میں نے کہا۔ اس نے تو خود کنواریوں کی مثال دے کر یہ بتا دیا ہے۔ کہ اس کے ماننے والے بھی جو اس کا انتظار کر رہے ہیں۔ اسے سارے نہیں مانیں گے۔ چہ جائیکہ غیر مذاہب والے۔ اور یہ کہنا بھی درست نہیں کہ ہر ایک چیز کا اُسے علم تھا۔ کیونکہ اس نے یہ خبر دی تھی۔ کہ "جو یہاں کھڑے ہیں۔ ان میں سے بعض ایسے ہیں۔ کہ جب تک ابن آدم کو اس کی بادشاہت میں آتے ہوئے نہ دیکھ لیں۔ موت کا مزا نہ چکھیں گے" (متی ۱۶/۲۸) حالانکہ وہ سب مر گئے۔ اور وہ اپنی بادشاہت میں نہ آیا۔ کہنے لگے۔ کہ اس کے بعد اس نے موسیٰ کو جو دیکھا۔ میں نے کہا۔ اس دیکھنے کو بادشاہت میں آنے سے کیا نسبت۔ کیا یہی اس کی بادشاہت تھی۔ کہ اس کے بعد یہود نے اسے صلیب پر لٹکا دیا۔ پھر میں نے کہا۔ یسوع مسیح نے کہا تھا۔ کہ وہ تین دن اور تین رات قبر میں رہے گا۔ مگر انجیل کی رُو سے وہ صرف ایک دن اور دو رات قبر میں رہا۔ اس نے جواب دیا۔ کہ اس میں تین رات دن مراد ہیں۔ میں نے اسی سے انجیل لے کر بتایا۔ کہ اس میں تین دن اور تین رات لکھا ہے۔ پھر کہنے لگا۔ کہ یہود کہتے ہیں۔ کہ وہ جمعرات کو صلیب دیا گیا تھا۔ میں نے کہا۔ تب انجیل کا بیان غلط ہے۔ کہ وہ جمعہ کو صلیب دیا گیا۔ اس نے کہا۔ کہ انجیل میں یہ نہیں لکھا۔ کہ جمعہ کے روز صلیب دی گئی۔ میں نے کہا۔ یوحنا میں یہ صاف لکھا ہے۔ چنانچہ میں نے اس کی تردید میں دو حوالے انجیل یوحنا سے نکال کر دکھائے۔ غرضیکہ اس سے کوئی جواب نہ بن آیا۔ اور حاضرین نے اسے بہت شرمندہ کیا۔ اور کہا۔ کہ جاؤ انجیل پڑھو۔ تمہیں انجیل نہیں آتی۔ اور یہ تم سے انجیل کو بہت زیادہ جانتے ہیں۔ اور ان کے سوالات نہایت معقول اور ناقابل تردید ہیں۔ اس مکالمہ کا حاضرین پر اچھا اثر ہوا۔

دوستوں سے درخواست ہے۔ کہ دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی قبولیت کے سامان پیدا کر دے۔

(خاکسار۔ جلال الدین شمس از لنڈن)

جناب صدر آل انڈیا نیشنل لیگ کا اہم اعلان

مولوی عطاء اللہ احراری کے مقدمہ میں جسٹس کولڈسٹریم کا فیصلہ

مسٹر کھوسلہ سشن جج گورداسپور کے رسوائے عالم فیصلہ کو جمعیۃ احرار نے ہزاروں کی تعداد میں شائع کیا۔ اور اب تک کر رہی ہے۔ اور حکومت اس بارہ میں کوئی قدم نہیں اُٹھاتی۔ اور اپنی عدالتوں کے مفروضہ احترام کے جذبہ کے سامنے جھکی ہوئی ہے۔

اس بارہ میں ہم کیا قدم اٹھائیں گے۔ یہ جلد احباب کے سامنے آ جائے گا۔ لیکن جو فوری کام ہم کر سکتے ہیں۔ اور جس میں دیر کرنا مجرمانہ غفلت ہے، وہ یہ ہے۔ کہ ہم مسٹر جسٹس کولڈسٹریم کے فیصلہ کی کثرت سے اشاعت کریں۔ جماعت لاہور نے بیس ہزار کی تعداد میں اس فیصلہ کو شائع کیا ہے۔ میں تمام نیشنل لیگوں کو تحریک کرتا ہوں۔ کہ وہ فوراً زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس فیصلہ کو منگوا کر تقسیم کریں۔ اسی طرح تمام جماعتوں کو بھی میں تحریک کرتا ہوں۔ کہ آپ نیشنل لیگ کی مخصوص اغراض میں اگر حصہ نہیں لے سکتے۔ اور ہم آپ سے جانی و مالی قربانی کا مطالبہ بھی نہیں کر رہے تو کیا یہ حقیقت نہیں۔ کہ ان تمام امور میں جو نیشنل لیگ کی مخصوص اغراض کے متعلق نہیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عزت کی حفاظت میں مدد دے سکتے ہیں۔ وہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

ایک زندہ جماعت کے لئے جو ایک زندہ خدا پر ایمان رکھتی ہے۔ یہ کوئی مشکل بات نہیں۔ کہ لاکھوں کی تعداد میں وہ اس فیصلہ کو شائع کرے۔ قیمت لاگت کے برابر ہے۔ دو روپیہ سینکڑہ میں یہ رسالہ مل سکتا ہے۔ ارادہ ہے۔ کہ اس رقم کو اسی غرض کے لئے صرف کیا جائے۔ نیشنل لیگیں کثرت سے منگوائیں۔ تاکہ مسٹر کھوسلہ کے فیصلہ کی حقیقت ظاہر ہو سکے۔ میں تمام جماعتوں کو بھی تحریک کرتا ہوں۔ کہ وہ فوراً زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس فیصلہ کو منگوا کر بہ کثرت اس کی اشاعت کریں۔ (بشیر احمد۔ صدر آل انڈیا نیشنل لیگ لاہور)

موصی صاحبان کے لئے ضروری اعلان

چونکہ اب یہ فیصلہ ہوا ہے۔ کہ جن موصیوں کی طرف سے چھ ماہ تک حصہ آمد وصول نہ ہو۔ ان کی وصایا منسوخ کر دی جائیں اس لئے موصی صاحبان کو اپنے ذمہ کا بقایا جلد صاف کر دینا چاہئے۔ ماہانہ حساب بھیجا جا رہا ہے جس سے بقایا کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ (سیکرٹری مقبرہ بہشتی۔ قادیان)

کیا سیاسیات میں دخل دینا از روئے شریعت ذلت ہے؟

"پیغام صلح" ۱۸ - جون میں مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبائعین کا جو خطبہ شائع ہوا ہے اس میں جہاں انہوں نے عام مسلمانوں کو خوش کرنے کی دیرینہ کوششوں کا یہ کہکر اعادہ کیا ہے کہ "یہی حال ہمارے قادیانی دوستوں کا ہے - جو حضرت مرزا صاحب کو نبی مانتے ہیں - ان کی رُوحانی نگاہ اس قدر کمزور ہو گئی ہے - کہ ان کو مجاز - اور حقیقت کا زبردست فرق بھی نظر نہیں آتا" وہاں جماعت احمدیہ کی بڑھتی ہوئی ترقی کو دیکھ کر جو انہیں دکھ محسوس ہو رہا ہے اس کا اظہار کئے بغیر بھی نہیں رہ سکے - چنانچہ ارشاد ہوتا ہے :-

"دُنیوی طور پر فوجیں طیار ہو رہی ہیں معلوم ہوا ہے - کہ قادیان سے پانچ سو باوردی رضاکار پنڈت جواہر لال نہرو صدر کانگرس کی سلامی کے لئے آئے ہیں میں سمجھتا ہوں - کہ ہمارے ان دوستوں نے ایک بلند مقام کو چھوڑ کر ایک ذلت کی جگہ اختیار کر لی ہے"

مجاز اور حقیقت نیز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کے متعلق تو پہلے اس قدر لکھا جا چکا ہے - کہ اگر مولوی صاحب اور ان کے رفقاء تعصب کی پٹی آنکھوں سے اتار دیتے - تو ان کی رُوحانی نگاہ جو اب بعض بزرگ ہستیوں سے بغض و کینہ رکھنے کے باعث "کمزور نہیں بلکہ مفقود ہو چکی ہے" یقیناً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان کھلے کھلے دعاوی کو پہچاننے میں کام آتی - جن کا نہ صرف جماعت احمدیہ کی اکثریت اعتراف کرتی ہے - بلکہ مخالفین سلسلہ کو بھی ان کے پہچاننے میں کوئی دقت نہیں ؛

باقی رہا مولوی صاحب کا یہ غم اور اندوہ - کہ "ایک بلند مقام کو چھوڑ کر ایک ذلت کی جگہ اختیار کر لی ہے" سو اس کے متعلق میں جناب مولوی صاحب سے باادب دریافت کرتا ہوں - کہ وہ کونسا بلند مقام ہے جسے جماعت احمدیہ نے چھوڑ دیا ہے ؟ کیا ہم نے وہ تبلیغی مساعی چھوڑ دی ہیں - جو آپ کے جماعت احمدیہ سے علیحدہ ہو جانے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ہدایات کے مطابق ہم ایسے شاندار طریق سے سرانجام دے رہے ہیں - کہ باوجود ہر قسم کے ادعا کے آپ بھی ان کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہیں کیا ہمارے غیر ممالک یا ہندوستان کے مبلغین میں کمی ہو گئی ہے - پھر کیا جماعت کے نظام کے لئے جو مختلف صیغے قائم تھے - اور خلافت ثانیہ کے عہد مبارک میں پہلے سے زیادہ ہو گئے - وُہ بند کر دیئے گئے ہیں - جماعت کی تعلیم و تربیت کا جو انتظام تھا اور عربی و انگریزی تعلیم کے لئے سکول جاری تھے - جن میں سے بعض کو آپ اور آپ کے ساتھیوں نے بند کرنے کی کوشش کی لیکن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی کوششوں سے بفضلہ تعالےٰ قائم رہے - اور بہت سے ایسے وجود پیدا کئے - جو آج خدمت اسلام میں مصروف ہیں - کیا وُہ سکول بند کر دیئے گئے ہیں - یا اسلام اور احمدیت کی صحیح تعلیم کی اشاعت کے لئے جو اخبارات جاری تھے - وُہ بند ہو گئے ہیں - آخر بات کیا ہے جس سے آپ کو اس قدر فکر لاحق ہوا ہے :-

جہاں تک واقعات کا تعلق ہے ظاہر ہے - کہ ہم اس مقتدار کی اقتدا میں جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو منجملہ اور الہاموں کے یہ الہام بھی ہوا کہ "وُہ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا" بلند سے بلند مقام حاصل کرتے جا رہے ہیں ہمارے مبلغین نہ صرف ہندوستان میں بڑھتے جا رہے ہیں - بلکہ غیر ممالک میں بھی پہلے سے بہت زیادہ بھیجے جا چکے ہیں اور پھر عجیب بات یہ ہے - کہ جب آپ کو "باوردی فوجیں تیار" ہوتی نظر آئیں - اس زمانہ میں ہی مبلغین کی خاص طور پر زیادتی ہوئی ہے مختلف مسیغوں کا جماعت کی زیادتی کی وجہ سے روز بروز کام بڑھ رہا ہے - اخبارات نہ صرف جاری ہیں - بلکہ ان میں سے ایک روزانہ ہو چکا ہے - اور بعض نئے جاری کئے گئے ہیں - اور یہ بھی اسی زمانہ میں ہوا ہے - جس میں آپ کو یہ نظر آ رہا ہے - کہ ہم اصل کام کو چھوڑ رہے ہیں - اسی طرح دوسرے دینی کام بھی پہلے سے زیادہ سرگرمی کے ساتھ کئے جا رہے ہیں - یہ الگ بات ہے - کہ مولوی صاحب کو بوجہ تعصب نظر نہ آ سکیں :-

مولوی صاحب نے اسی پر اکتفاء نہیں کی - بلکہ فرماتے ہیں :-

"کہاں ذلیل سیاسی معاملات میں سیاسی معاملات کو ذلیل اس لئے کہتا ہوں - کہ سیاسیات میں جھوٹ - فریب دغا سب کچھ جائز سمجھا جاتا ہے"

اس حقیقت کو منکشف کرتے ہوئے تو مولوی صاحب نے حد ہی کر دی - میں یہ فیصلہ کرنے سے قاصر ہوں - کہ یہ آپ نے محض ہماری وجہ سے تحریر کر دیا ہے - یا آپ باوجود قرآن کریم کے مفسر اور اسلامی تعلیم سے پورے طور پر واقف ہونے کے دعوےٰ کے اس امر سے محض بے خبر ہیں - کہ اسلام نہ صرف سیاسیات میں دخل دینے کی اجازت دیتا ہے - بلکہ دُنیا کو صداقت اور دیانت سکھانے والوں کے سردار صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود سیاسی معاملات میں دخل دیا - کیا مولوی صاحب کا خود تراشیدہ اصل نعوذ باللہ وہاں بھی استعمال ہوگا - یا خاص طور پر صرف جماعت احمدیہ پر ہی یہ عنایت ہوئی ہے ؟

بے شک سیاسیات میں جھوٹ اور فریب سے کام لیا جاتا ہے - لیکن اس سے یہ نتیجہ نکالنا کہ ہر شخص جو سیاسی امور میں دخل دے گا - وُہ یقیناً اس کا مرتکب ہوگا - کہاں کی منطق ہے - آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اگر ایسے معاملات میں دخل دینے کا موقعہ اللہ تعالےٰ نے دیا - تو اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی - کہ تا آپ زندگی کے اس پہلو میں بھی صداقت اور راستبازی پر قائم رہتے ہوئے دُنیا کے لئے نمونہ بنیں - پس آپ کی سیاست نہ صرف تمام عیوب سے مبرا تھی - بلکہ اعلےٰ اخلاق کا ثبوت دینے کی وجہ سے شاندار خوبیوں کو ظاہر کرنے والی تھی -

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حقیقی خدام کو بھی اللہ تعالےٰ غیر معمولی حالات میں سے گزار رہا ہے - تا کہ وُہ بھی ایسے حالات میں جن میں دنیا دار جھوٹ اور فریب کو جائز سمجھتے ہیں - امانت اور دیانت کا ایک اعلےٰ نمونہ پیش کریں - چنانچہ واقعات اس کے شاہد ہیں - کہ جماعت احمدیہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ہدایات کے ماتحت اس کا عملی ثبوت دے چکی ہے - اور آئندہ بھی انشاء اللہ تعالےٰ ایسا ہی کرے گی - اگر مولوی صاحب کو انکار ہو - تو میں چیلنج کرتا ہوں - کہ دلائل اور واقعات سے اس حقیقت کی تردید کریں ؛

میرا خیال ہے - کہ مولوی صاحب اگر دیدہ دانستہ حقیقت پر پردہ ڈالنے کی کوشش نہیں کرتے - تو ان کو دراصل وہی غلطی لگی ہے - جس کے باعث سے عیسائی لوگ مرتکب ہو کر اسلام پر اعتراض کرتے ہیں چنانچہ مجھے انگلستان میں کئی دفعہ یہ اعتراض سننے کا موقعہ ملا - کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو مسیح سے کیا نسبت ہو سکتی ہے - جبکہ مقدم الذکر صرف ایک جنگجو انسان تھا - سیاسیات میں اس کا دخل تھا - شادیاں اس نے کیں - فتوحات اس کو حاصل ہوئیں اور دُنیا کے ہزاروں لاکھوں بادشاہوں کی طرح اس کو بھی بادشاہت حاصل ہو گئی حالانکہ حضرت مسیح نے اس کے بالمقابل غریبانہ زندگی بسر کر کے ثابت کر دیا - کہ وُہ ایک روحانی وجود تھا - پس ان حالات میں محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو تمام انبیاء کا سردار تسلیم کرنا تو ایک طرف انہیں ایک بزرگ انسان بھی تسلیم نہیں کیا جا سکتا ؛

اب حقیقت کیا ہے - یہی کہ ایسے لوگوں کی مولوی صاحب کے الفاظ میں "روحانی نگاہ اس قدر کمزور" ہے - کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے محاسن اور فضائل کو اس وجہ سے

نہیں دیکھ سکتے۔ کہ آپ کو اللہ تعالےٰ نے زندگی کے تمام پہلوؤں میں سے گزرنے کا موقع عطا فرمایا۔ ایسے لوگوں کو یہ تو نظر آتا ہے۔ کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے شادیاں کیں۔ جنگوں میں شریک ہوئے لیکن جن وجوہات سے یہ سب کچھ کیا۔ اور پھر جس طریق سے دنیا کے لئے نہایت اعلےٰ مثال قائم کی۔ اس کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ پھر آپ کی روحانیت قوت قدسیہ۔ حلم اور نرمی کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو کیا کوئی نبی بھی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ لیکن دشمن کی نظر چونکہ تنگ ہے۔ اس لئے وہ آپ کی بے شمار خوبیوں میں سے اس کا امتیاز نہیں کر سکتا۔ بعینہٖ یہی حال مولوی محمد علی صاحب کا ہے۔ کہ "ان کی روحانی نگاہ اس قدر کمزور ہو گئی ہے" کہ انہیں روحانی جماعتوں کی سیاست اور دنیادار پارٹیوں کی سیاست میں فرق نظر نہیں آتا جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ انہیں بجائے ہماری کثیر التعداد دینی خدمات کے ہماری صرف وہی کوششیں دکھائی دیتی ہیں۔ جو ہم خود حفاظتی کی خاطر کرنے پر مجبور ہیں۔ حالانکہ خدا تعالےٰ نے ہمیں ان حالات میں بھی اس لئے ڈالا ہے۔ کہ تا وہ دنیا میں اسلامی تعلیم کے ہر پہلو کا عملی نمونہ قائم کرے باقی مولوی صاحب نے جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں اپنی برتری کا جو اظہار فرمایا ہے اس کی حقیقت خود ان کا اپنا یہ بیان کہ "ایک وقت تھا۔ لوگ ہمیں سر اٹھاتے تھے اور آج کافر کے ساتھ منافق کا خطاب بھی ہمیں مل رہا ہے" بخوبی ظاہر کر رہا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مولوی صاحب اور ان کے رفقاء کا حال نبیوں اور ان کے سچے تابعداروں کے بالکل برعکس ہے۔ خدا تعالےٰ اپنے انبیاء اور ان کے حقیقی متبعین کو کمزوری اور بظاہر ذلت کی حالت سے نکال کر آہستہ آہستہ ترقی اور عزت کے مینار پر کھڑا کرتا ہے۔ تا ان کی صداقت کا یہ ایک زبردست نشان ہو۔ نہ کہ عزت دینے کے بعد ذلت کے گڑھے میں گراتا ہے۔ پس خود بیان کردہ حالات کے ماتحت مولوی صاحب کو چاہئے۔ کہ وہ اپنی سابقہ غلطی کا کھلم کھلا اعتراف کر کے جرأت ایمانی کا ثبوت دیں۔

(خاکسار محمد یار عارف سابق مبلغ انگلستان)

احرار کی فتنہ انگیزیوں کا تذکرہ مختلف اخبارات میں

چوہدری سر ظفراللہ خان کے بھائی پر قاتلانہ حملہ

روزنامہ "معاصر" پارس (۱۷ جون) لکھتا ہے ۱۳ جون ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں ایک افسوسناک واقعہ پیش آیا۔ جس کی تفصیل یوں بیان کی جاتی ہے۔ کہ عرصہ سے احراری سرغنے سربازار لوگوں کو چوہدری شکراللہ خان کے قتل پر آمادہ کر رہے تھے۔ اور کہہ رہے تھے۔ کہ جب تک ہم انہیں قتل نہ کر لیں گے۔ چین سے نہ بیٹھیں گے احراری ایک مدت سے لوگوں کو احمدیوں کے خلاف آمادہ فتنہ و فساد کر رہے تھے۔ اور احمدیوں کو اپنی تلواریں نکال کر قتل کرنے کی تلقین کرتے تھے۔ انہوں نے منظم سازش کر کے احمدیہ مسجد پر حملہ کر دیا۔ مسجد کے اندر گھس کر احمدی نمازیوں پر قاتلانہ حملے کئے۔ اور چوہدری سر ظفراللہ خاں صاحب کے آبائی مکان کے دروازے کو کلہاڑیوں سے توڑ کر اندر گھسنے کی کوشش کی۔ جلوس نے چوہدری شکراللہ خانصاحب کے مکان کے قریب ٹھہر کر اشتعال انگیز نعرے لگائے احراری سرغنوں نے تمام احراریوں کو ایک جگہ جمع کیا۔ اور چوہدری صاحب کے مکان پر جا کر انہوں نے انسانیت سوز حرکات کیں۔ جن کا بہت کچھ تذکرہ ہو چکا ہے اس کے بعد چوہدری شکراللہ خان برادر چوہدری سر ظفراللہ خانصاحب کو بہت بری طرح مجروح کیا گیا۔ اور وہ خون میں لت پت ہو گئے"

مذکورہ بالا اقتباس روزنامہ الفضل قادیان سے لیا گیا ہے۔ جس میں مقامی پولیس کے خلاف فرائض میں کوتاہی کا الزام لگاتے ہوئے لکھا گیا ہے۔ کہ پولیس کی موجودگی میں احراریوں نے وہ کچھ کیا جو حد درجہ نامناسب اور غیر شریفانہ تھا۔ اور پولیس نے موقع پر موجود ہوتے ہوئے کچھ نہ کیا۔ اگر یہ سب کچھ صحیح ہے۔ تو ہم مجلس احرار کے ذمہ دار ارکان سے یہ پوچھنے کا حق رکھتے ہیں۔ کہ وہ اپنے کارکنوں کو اس امر کی تلقین کیوں نہیں کرتے۔ کہ وہ اپنے مخالفین سے شریفانہ برتاؤ کرنا سیکھیں۔ بلاشبہ احمدیوں اور احراریوں کے درمیان مذہبی اختلافات کی خلیج بہت وسیع ہے۔ لیکن اس کا مطلب یہ تو نہیں۔ کہ وہ اس اختلاف کی وجہ سے احمدیوں کے لئے عرصہ حیات تنگ کر دیں۔ خود رسول پاک کی زندگی ان کے سامنے ہے۔ وہ خوب جانتے ہیں کہ آنحضرت کتنے روادار تھے۔ تو پھر سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ ان کی امت کیوں غلط راستہ پر چلنے میں ہی بھلائی سمجھتی ہے۔ اس سے قبل چوہدری سر ظفراللہ خان کے دوسرے بھائی چوہدری اسداللہ خاں بیرسٹر کونسل پر ریلوے ٹرین میں چھرے سے قاتلانہ حملہ ہو چکا ہے۔ مگر یہ خدا کی قدرت کا ظہور تھا۔ کہ وہ بال بال بچ گئے۔ ہم ایک اخبار نویس کی حیثیت سے مجلس احرار سے گزارش کرتے ہیں۔ کہ وہ اس بات کا خاص اہتمام کرے۔ کہ جس سے اس قسم کی متشددانہ کارروائیوں کا سدباب ہو سکے۔ کیونکہ یہ باتیں خود مجلس مذکور کے لئے بھی باعث شرم ہیں۔ نیز ہم پولیس کے اپنے فرائض میں کوتاہی کرنے کے متعلق سخت پروٹسٹ کرتے ہیں۔ اور یہ امر حکام بالادست کے نوٹس میں لاتے ہوئے ان سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ محکمانہ تحقیقات کے بعد کوتاہی کرنیوالوں کے خلاف مناسب کارروائی کریں۔ تاکہ مظلومین کی دادرسی ہو سکے۔

صدر احرار کے ارشادات

روزانہ اخبار احسان (۱۸ جون) لکھتا ہے بدقسمتی سے بعض حلقوں میں مولانا ظفر علی خاں کی ذات گرامی کے متعلق گوناگوں غلط فہمیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ اور اس صورت حالات نے مجلس احرار کو یہ موقعہ بہم پہنچا دیا ہے۔ کہ وہ قیادت کے اس تاج کو جو ملت کی رائے عامہ اس کے سر سے اتار چکی ہے حاصل کرنے کے لئے ایک فیصلہ کن اور جان توڑ کوشش کرے۔ چنانچہ سات جون کی "کانفرنس" کے بعد جو اپنے پیچھے چند ہنگاموں کی یاد چھوڑ گئی۔ احرار نے کل رات چوک نواب صاحب میں ایک جلسہ منعقد کیا۔ اور لاہور کے باشندوں کو دس ماہ کے طویل وقفہ کے بعد صدر احرار کے ارشادات سننے کی سعادت حاصل ہوئی۔ مولانا حبیب الرحمن کی تقریر نفسیات کے ایک متعلم کیلئے بیحد دلچسپیوں کی حامل ہے۔ اور آپ نے مسجد شہید گنج کے متعلق احرار کی مجرمانہ غفلت کا جواز پیش کرتے ہوئے اس انسان کی طرح برخلاہٹ کا اظہار کیا ہے۔ جو اپنی خطا کے احساس کے باوجود اپنی صفائی پیش کر کے اپنے آپ کو اور عوام کو فریب دینا چاہتا ہے آپ کی تقریر کا ہر لفظ پکار پکار کر کہہ رہا ہے۔ کہ مجھے دل کی گہرائیوں سے کوئی تعلق نہیں۔ بلکہ اپنے اظہار کے لئے میں صرف ہونٹوں کی جنبش کا مرہون منت ہوں ہم حیران ہیں۔ کہ متضاد دلیلوں۔ بیتابیوں۔ عذروں اور جذباتی فقروں کے اس طومار کو صدر احرار کے ساتھ کس طرح منسوب کریں۔

مولانا حبیب الرحمن نے مسجد کے معاملے میں احرار کی حکمت عملی کا جواز پیش کرتے ہوئے ہجرت نبوی کے واقعہ کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اور فرمایا ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا عمل ہمیں بتاتا ہے۔ کہ جب تک قوت حاصل نہ کر لو۔ طاقتور کا مقابلہ نہ کرو۔ لیکن ہم پوچھتے ہیں۔ کہ مولانا حبیب الرحمن اور ان کے رفقاء کی گزشتہ زندگی کے واقعات ان کے اس قول کی تکذیب کیوں کر رہے ہیں؟ آج وہ مسلمانوں کو ان کی کمزوری کا احساس دلا کر خاموش کرا دینا چاہتے ہیں۔ ان کی غیرت کو سلا دینا چاہتے ہیں۔ لیکن کل تک وہ خود کیوں حکومت کے خلاف آمادہ پیکار تھے۔ اور سوچ بچار کرو کہ وہ کی زمین تو آج بھی ان مسلمانوں کے خون سے رنگین ہے۔ جنہوں نے احرار کی تحریک و انگیخت سے مسلمانان کشمیر کی ہمدردی کے لئے جانیں دیدیں۔ اور یوں بھی مجلس احرار کے محترم صدر نے ہجرت کے واقعہ سے غلط دلیل اخذ کر کے اسے اپنے آپ پر چسپاں کرنے کی سعی فرمائی ہے۔

انہیں معلوم ہونا چاہئے۔ کہ کمزوری کا احساس کر کے ہجرت کر جانا اور کمزوری کے احساس کے باوجود کسی مقام میں قیام کرنا دو مختلف امور ہیں۔ جنہیں کسی طرح بھی ایک ہی زاویہ نگاہ سے نہیں دیکھا جا سکتا۔ مولانا نے اپنی تقریر میں بعض اور دلچسپ باتیں بھی کہی ہیں آپ نے فرمایا کہ اس ملک میں وہی عبادت قبول ہو سکتی ہے۔ جو انگریز سے ملک کو آزاد کرانے کیلئے ہو۔ اور اس سلسلہ میں مسٹر ڈیسائی کا یہ قول دہرایا کہ "انگریز کی مخالفت کے لئے جو چیز ہو گی۔ ہم اس کی حمایت کرینگے۔ خواہ مذہب کا فائدہ ہو یا نقصان" اس قسم کے اقوال پر یقین رکھنا مسٹر ڈیسائی کے لئے قابل فخر ہو تو ہو۔ لیکن مولوی حبیب الرحمن صاحب کے منہ سے ایسی باتیں سن کر کوئی مسلمان انکے متعلق خوشگوار رائے قائم نہیں کر سکتا۔ حقیقت یہ ہے کہ احرار اپنی صفائی میں ہر قسم کی دلیلیں ختم کر دینا چاہتے ہیں۔ لیکن انہیں یہ سمجھ لینا چاہئے۔ کہ جب تک وہ *

* مسلمانوں کا اعتماد حاصل کرنے کے لئے کوئی عملی اقدام نہ کر بیٹھیں گے۔ ان کا کھویا ہوا وقار بحال نہیں ہوگا کہ مسلمان تقریروں سے مطمئن نہیں ہو سکتے۔ انہیں صحیح راہنمائی اور عمل کی ضرورت ہے:۔

ڈسکہ کے احمدیوں پر احرار کے قاتلانہ حملہ کو ذاتی جھگڑا بنانے کی کوشش

پولیس کا صریح جانبدارانہ رویّہ

۳۔ جون کے حادثہ خونچکاں کے دوران میں اور اس کے بعد کے واقعات نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ ڈسکہ کی پولیس ہر لحظہ اپنے مذموم اور جانبدارانہ رویہ کی وجہ سے احرار نوازی پر تلی ہوئی ہے۔ اور احراری مفسدوں کو پنجۂ قانون سے نجات دلانے اور امن پسند احمدیوں کو مشکلات میں مبتلا کرنے کے لئے صحیح واقعات کو توڑ مروڑ کر مطلقاً غلط اور بے بنیاد پیرائے میں پیش کیا جا رہا ہے۔

ڈسکہ میں احمدیوں یا سکھوں یا ہندوؤں میں سے کوئی شخص اگر انفرادی اور اجتماعی حیثیت سے چھینک بھی مارے۔ تو سب انسپکٹر صاحب بہادر اپنے عملہ سمیت ہتھکڑیوں سے لیس ہو کر فوراً موقعہ پر تحقیقات کے لئے پہونچ جاتے ہیں لیکن جب احمدی متواتر چھ گھنٹے تک احرار کے مظالم کا تختۂ مشق بنتے رہے۔ تو سارے پولیس پر خواب خرگوش طاری رہی۔ اور پولیس نہائت اطمینان سے پولیس سٹیشن پر بیٹھی رہی۔ چار بار اطلاع دی جاتی ہے۔ مگر ہر اطلاع پولیس کے چکنے گھڑے کے لئے پانی کی بوندیں کر پھسل جاتی ہے۔ احمدیوں کی جان و مال کی حفاظت کے لئے انسانیت کے نام پر اپیل کی جاتی ہے۔ لیکن کوئی اثر نہیں ہوتا۔ آخر جب تحقیقات شروع ہوتی ہے۔ تو ایک خالص جماعتی فساد اور ظلم کو ذاتی رنگ دینے کی ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے۔ اور احراری مفسدوں کے بے پناہ ہجوم میں سے صرف ۵ آدمی پولیس کی گرفت میں سما سکتے ہیں۔ لیکن اس کے مقابلہ میں گیارہ احمدیوں کو دھر لیا جاتا ہے۔ حالانکہ احمدیوں نے کسی کے مکان کا محاصرہ نہیں کیا۔ کسی پر حملہ کرنے کے لئے مسلح ہو کر نہیں گئے۔ کسی پر قاتلانہ حملہ نہیں کیا۔ کسی کے دروازوں کو کلہاڑیوں اور لاٹھیوں سے توڑ کر اندر گھسنے کی کوشش نہیں کی۔ خانۂ خدا میں نمازیوں پر حملے نہیں کئے۔ خشت باری نہیں کی۔ کسی ایک آدمی کو حبس بے جا میں نہیں رکھا۔ اور جو کچھ کیا دفاعی صورت میں کیا۔ جو کہ ہر قانون کی رو سے جائز اور مناسب ہے۔ لیکن باایں ہمہ ۱۱ احمدیوں سے ضمانتیں لے لی گئی ہیں۔ حالانکہ ان میں سے بہت سے موقعہ پر بھی موجود نہ تھے۔ پولیس کے سامنے معززین کی شہادتیں پیش کی جاتی ہیں۔ کہ یہ اصحاب موقعہ پر موجود نہ تھے چنانچہ مثال کے طور پر حکیم جمال الدین صاحب انصاری کے متعلق بعض احراریوں نے بھی بیان دیا۔ کہ یہ موقعہ پر موجود نہ تھے۔ مگر انہیں بھی اس مقدمہ میں ایک ملزم کی حیثیت سے دھر لیا گیا۔ دوسری جانب احرار جنہوں نے ایک عرصہ سے اپنی مفسدانہ سرگرمیوں سے ڈسکہ کے ہندو سکھ اور احمدی معززین پر عرصۂ حیات تنگ کر رکھا ہے۔ اور جن کے مولوی صاحبان آئے دن احمدیوں کو واجب القتل اور گردن زدنی قرار دیتے رہتے ہیں۔ اور جنہوں نے ایک بہت بڑا ہجوم بنا کر احمدیہ مسجد میں سفاکانہ حملہ کیا۔ وہ ہجوم پولیس کی نگاہ میں سکڑ کر صرف ۵ آدمی رہ گیا۔ اور پھر کہا جاتا ہے۔ کہ یہ حادثہ ایک ذاتی جھگڑا ہے جو بالکل غلط ہے۔

جب سے احرار نے اپنی سرگرمیوں کا مرکز ڈسکہ کو بنایا ہے۔ یہاں کی پر امن فضا فتنہ و فساد کے گرد و غبار سے مکدر ہو گئی ہے۔ ورنہ اس سے پہلے ڈسکہ کے حالات نہائت پر امن تھے۔ اور یہاں کے باشندوں کا باہمی رابطہ نہائت شریفانہ اور خوشگوار تھا۔ کیا کوئی ایک بھی ایسی مثال پیش کر سکتا ہے۔ جس میں احمدیوں کا یا کسی دوسری جماعت کا اس بے دردی سے خون بہایا گیا ہو۔ کیا کسی انصاف پسند انسان کو اس سے انکار ہے۔ کہ احرار تبلیغ کانفرنس میں آنریبل سر ظفر اللہ خان صاحب اور ان کے خاندان کے خلاف نہائت اشتعال انگیز تقریریں کی گئیں۔ اور اس لئے کی گئیں۔ کہ وہ احمدی ہیں۔ کیا پولیس کو فیض الحسن آلومہاری کی وہ باغیانہ و مفسدانہ تقریر یاد نہیں جس میں اس نے مسلمانوں کو تلقین کی تھی کہ اپنی تلواریں تیز کر لو۔ اور مرزائیوں کے سر کاٹ کر رکھ دو۔ اور موقعہ پڑے۔ تو حکومت کے خلاف بھی خوب زور و شور سے چلاؤ۔

کیا یہ اسی قسم کی اشتعال انگیز تقریروں کا نتیجہ اور بد اثر نہیں۔ اور کیا ہم پیش از وقت بھانپ کر ۹ جولائی اور ۱۰ جولائی کے روزنامہ الفضل میں صاف صاف نہیں لکھا تھا۔ کہ احراریوں کی مسلسل معاندانہ اشتعال انگیزیوں کے باعث احمدیوں کی جان و مال اور عزت و آبرو سخت خطرہ میں ہے۔

کہا جاتا ہے۔ کہ اس حادثہ کی ایک وجہ یہ بھی ہے۔ کہ چودھری شکر اللہ خان صاحب امسال ٹاؤن کمیٹی ڈسکہ کے انتخاب میں کامیاب نہیں ہوئے۔ لیکن کیا یہ الیکشن ڈسکہ کے احراریوں نے چودھری شکر اللہ خان صاحب اور عبد اللہ احراری کا ذاتی معاملہ رہنے دیا۔ اور کیا یہ حقیقت نہیں۔ کہ عبداللہ خان جیسے غیر معروف شخص کی کامیابی کی واحد وجہ یہی ہے۔ کہ اس الیکشن میں احمدیت اور احراریت کا سوال اٹھا کر چودھری صاحب کے خلاف زبردست پروپیگنڈا کیا گیا۔ اور چودھری صاحب کو ووٹ نہ دینے کے لئے قسمیں لی گئیں۔ ہم دریافت کرتے ہیں۔ یہ قسمیں اور پروپیگنڈا چودھری صاحب ممدوح سے ذاتی عداوت کی وجہ سے کیا گیا تھا یا احمدیت کی وجہ سے۔ اگر احمدیت کی وجہ سے کیا گیا۔ تو پھر آج اس معاملے کو ذاتی کیوں قرار دیا جاتا ہے۔ جس میں تمام کے تمام احراری سرغنے شامل ہیں۔ اور سکھ ہندو اور مسلمان شریف طبقے میں سے ایک آدمی بھی نہیں۔ یہی وہ فتنہ پرداز لوگ ہیں۔ جنہوں نے الیکشن کے موقعہ پر احمدیت کی وجہ سے شدید مخالفت کی۔ اور اگر ٹاؤن کمیٹی والا معاملہ اور یہ حادثہ ذاتی تھا۔ تو احراریوں کی جانب سے چودہری صاحب کو یہ پیام کیوں دیا گیا۔ کہ "آپ احمدیت چھوڑ دیں۔ تو تمام ڈسکہ آپ کو ووٹ دے گا"۔ پھر حادثہ کے وقت یہ نعرے کیوں لگائے جاتے تھے۔ کہ "پکڑ لو یہ بھی مرزائی ہے"۔ "قتل کر دو"۔

پھر کوٹ ڈسکہ کے دو احمدیوں پر بھی کیوں قاتلانہ حملہ کیا گیا۔ اگر معاملہ چودہری صاحب کا ذاتی تھا۔ تو انہی تک محدود رہنا چاہیئے تھا۔ مولوی محمد حسین صاحب مجروح کا اس سے کیا تعلق تھا۔ اور امیر جماعت احمدیہ ڈسکہ کا کیا جرم تھا۔ جس کی وجہ سے انہیں تلوار سے قتل کرنے کی کوشش کی گئی۔ کیا کوئی عقلمند انسان صریح امتیازات کے بعد بھی اس خونچکاں حادثے کو ذاتی تصور کر سکتا ہے۔ یقیناً نہیں۔

اصل بات یہ ہے۔ کہ یہ چودہری صاحب کا ذاتی جھگڑا تو کسی صورت میں نہیں ہو سکتا البتہ پولیس کا ذاتی جھگڑا ضرور ہے۔ جو احرار کے اشاروں پر ناچ رہی ہے۔ کیا ہم حکومت پنجاب کے ارباب حل و عقد سے دریافت کر سکتے ہیں۔ کہ انصاف اسی کا نام ہے۔ جس کی نمائش ڈسکہ کے احمدیوں کے متعلق کی جا رہی ہے۔ (نامہ نگار خصوصی)

رشتہ ناطہ کے متعلق ایک ضروری اعلان

دفتر امور عامہ میں اکثر درخواستیں رشتہ ناطہ کے متعلق ایسی موصول ہوتی ہیں۔ جن میں مکمل کوائف نہیں دیئے ہوتے۔ بعض خطوط میں راقم کے دستخط یا اس کا پتہ پڑھا نہیں جاتا۔ یہ دونوں امور ایسے ہیں۔ جن کی وجہ سے تحریک میں روک پڑ جاتی ہے۔ کوائف کی خاطر دفتر سے پھر لکھا جاتا ہے۔ اور اخراجات بڑھ جاتے ہیں۔ آئندہ کے لئے مفصل کوائف مثلاً عمر تعلیم صحت اخلاق۔ دینی حالت۔ تفصیل جائداد۔ صورت گزارہ نکاح اول یا ثانی۔ اگر ثانی ہو تو نکاح اول سے تعداد اولاد لازمی شرائط وغیرہ ضرور درخواست میں درج کئے جایا کریں۔ [illegible] (ناظر امور عامہ قادیان)

مویشیوں کی پرورش کے متعلق وائسرائے ہند کا مراسلہ

صوبجات ہند کے گورنر صاحبان کے نام

ہز ایکسیلینسی حضور وائسرائے بہادر نے مندرجہ ذیل مراسلہ جملہ صوبجات ہند کے گورنر صاحبان کے نام ارسال فرمایا ہے۔

جیسا کہ یور ایکسیلینسی کو معلوم ہے میں نے زراعت کی شاہی کمیشن کی معیت میں ہندوستان کا دورہ کرتے ہوئے نیز اپنے ملک میں مویشیوں کی اصلاح و ترقی کے باب میں بہت توجہ صرف کی ہے۔ اور میں ہندوستان میں نسل مواشی کی نشو و ارتقا اور بہتر قسم کے چارہ کی بہم رسانی کے متعلق مقدور بھر امداد دینے کے لئے نہایت خواہشمند ہوں۔ اس وقت میں موخر الذکر مسئلہ کے متعلق آپ کو تکلیف دینا نہیں چاہتا لیکن میں چاہتا ہوں کہ اس پر سرکاری حیثیت سے غور کیا جائے۔ کیونکہ میرا قوی خیال ہے کہ جب تک مویشیوں کی پرورش کے لئے چارہ موجود نہیں ہوگا۔ ان کی نسل کو بہتر بنانے کی کوشش کرنا بے سود ہے۔

میں تسلیم کرتا ہوں کہ یور ایکسیلینسی کی حکومت نے نسل مواشی کی ترقی و اصلاح کے بارہ میں بہت سعی فرمائی ہے۔ اور اگر مالی حالات زیادہ سازگار ہوتے۔ تو اس ضمن میں کچھ اور بھی کیا جاتا۔ اب میں چاہتا ہوں کہ ہندوستان بھر میں غیر سرکاری اصحاب کی تائید و دلچسپی کو مویشیوں کی ترقی و اصلاح کے مسئلہ پر مرکوز کرنے کی مسلسل کوشش کی جائے۔ کیونکہ یہ ہر ملک کی حقیقی ترقی کے لئے نہایت ضروری ہے۔ اور میں کسی ایسے مشورہ کا خیر مقدم کروں گا۔ جو آپ یا آپ کے وزیر زراعت ان طریقوں کے متعلق دیں۔ جن کے اختیار کرنے سے یہ مقصد بہترین طریق پر حل ہو سکتا ہے۔

جیسا کہ یور ایکسیلینسی کو معلوم ہے کہ میں نے اپنے عہدہ کو سنبھالنے کے تھوڑی ہی مدت بعد صوبہ دہلی کے کاشتکاروں کو تین سانڈ بیل دیئے تھے۔ اور ملک بھر کے دولتمند اور بارسوخ اشخاص سے ایک عام اپیل کی تھی کہ وہ اس بارہ میں میری تقلید کریں۔ اور ایسے اداروں مثلاً جدید قسم کے تجربہ پولوں ڈیری فارموں۔ بہتر کاشتکاری کی انجمنوں اور کاشتکاروں کی ہمچو قسم ایسی مجالس یا ایسے ڈسٹرکٹ یا لوکل بورڈوں کو عمدہ نسل کے سانڈ بیل مہیا کریں۔ جو مویشیوں کی افزائش نسل کے لئے مقررہ شرائط کے ماتحت ان کو کام میں لانے کا ذمہ لیں۔ اس کے بعد میں نے ان خاص امور کی اہمیت کی جانب توجہ مبذول کرائی جن کا مویشیوں کی اصلاح و بہبود سے عملی واقفیت رکھنے والوں کو علم ہے۔ مثلاً یہ کہ بیلوں کا انتخاب نہایت احتیاط سے کیا جائے اور افزائش نسل مواشی سے متعلقہ سرکاری فارموں میں جو عمدہ نسل کے مواشی موجود ہیں۔ ان سے انتہائی فائدہ اٹھایا جائے۔ نیز یہ کہ جس قسم کی گائیں کسی متعلقہ ضلع میں موجود ہوں ان کے تناسب حال بیل منتخب کئے جائیں اور ان کی اولاد کے متعلق باقاعدہ کاغذات رکھے جائیں۔ نیز میں نے یہ تجویز پیش کی تھی کہ اگر کوئی شخص چاہے تو اسے "عطا کردہ" بیلوں کے بچھڑوں کو معقول قیمت پر خریدنے کی اجازت ہونی چاہیئے۔ اور کہ سانڈ بیلوں کا ایک "کور" تیار کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی جائے۔ تاکہ ضلع مذکور کے مویشیوں کا عام معیار بہتر ہو سکے۔

میں مسرت کے ساتھ یہ کہہ سکتا ہوں کہ جو اپیل میں نے کی تھی وہ رائگاں نہیں گئیں اس ضمن میں میں اخبارات کا بہت شکر گذار ہوں۔ جنہوں نے میرے خیالات کو اتنی اشاعت دی اور ہر طریق پر ان کی گرانقدر تائید میرے شامل حال رہی۔ اس معاملہ کا ایک پہلو جس سے میں متاثر ہوا ہوں یہ ہے کہ جو عطیے مجھے موصول ہوتے ہیں یا میری اپیل کے جواب میں جو عطیے مختلف صوبجات میں مناسب اداروں کو براہ راست دیئے گئے ہیں۔ وہ عام طور پر چھوٹے درجہ کے زمینداروں اور متوسط ذرائع کے اصحاب کی جانب سے دیئے گئے ہیں۔

متذکرہ بالا سطور میں جس طریق کار کا حوالہ دیا گیا ہے۔ اس کے مطابق اگر کوئی انتظام ہو سکے۔ تو وہ قطعی طور پر فائدہ بخش ثابت ہوگا اور اگر اس کے متعلق آپ اور آپ کے وزیر زراعت اپنی آراء کا اظہار یا مزید ترقی کے متعلق کوئی تجویز پیش کرنا چاہیں تو مجھے بڑی خوشی ہوگی۔ اس قسم کے انتظام سے جو فوائد مترتب ہونگے وہ محتاج تشریح نہیں اس سے فوراً معقول قیمت پر سانڈ بیلوں کا ذخیرہ جمع ہو جائے گا خواہ وہ غیر سرکاری اصحاب سے متعلق ہوں یا سرکاری فارموں میں پیدا شدہ ہوں اور ان سے لازمی طور پر ملک کے خاص کر ان دیہات میں جو بہترین افزائش نسل مواشی کے رقبوں سے دور دور واقع ہوئے ہیں۔ مواشی کے عام معیار پر ایک ہمہ گیر اثر ہوگا۔ اس کے علاوہ افزائش نسل کے واسطے بہترین قسم کے سانڈ بیلوں کا استعمال قدیم روایات کے عین مطابق ہے۔ جیسا کہ مجھے یقین ہے اگر آپ اور آپ کی حکومت اس موضوع پر میرے ساتھ ہم آہنگ ہو تو میں ممنون احسان ہوں گا۔ اگر آپ اپنے صوبہ میں میرے مجوزہ طریق کار کے مطابق ایک مہم شروع کرنے کے متعلق عملی اور مناسب تدابیر اختیار کریں۔

مجھے کوئی شبہ نہیں کہ آپ کو اس بارہ میں اخبارات کا اشتراک عمل حاصل ہوگا۔ اور میں یور ایکسیلینسی کے سامنے یہ تجویز پیش کرنے کی بھی جرائت کرتا ہوں۔ کہ میرے اس مراسلہ کو اپنے صوبہ کے انگریزی اور دیسی اخبارات میں کلی یا جزوی طور پر شائع کرا دیا جائے۔ تو یہ مفید ہوگا۔

مجھے اس امر کا کامل احساس ہے کہ اس موضوع پر اور میرے مجوزہ خاص انتظامات کے متعلق بہ حیثیت مجموعی ملک کے زمینداروں کو وسیع پیمانہ پر آگاہ کرنے کے لئے حکام ضلع کی امداد کا حاصل کرنا ضروری ہے نیز میرے سامنے یہ تجویز پیش کی گئی ہے۔ کہ کم از کم بعض صوبوں میں کورٹ آف وارڈز کے لئے ممکن ہوگا۔ کہ جس طرح بہتر قسم کے بیجوں اور دیگر ضروری زراعتی آلات کی ترویج میں انہوں نے صوبہ کے دیگر زمینداروں کے لئے ایک مثال قائم کی ہے۔ اسی طرح وہ اس باب میں بھی ان کے لئے ایک مثال قائم کریں گے۔

میں شکر گذار ہوں گا۔ اگر آپ تین ماہ کے اختتام پر مجھے مطلع کریں کہ میری اپیل کا کیا اثر ہوا ہے۔ اور آپ مجھے ان معطیوں اور ان کی عطا کردہ رقوم یا جو بیل انہوں نے دیئے ہیں۔ ان کی تعداد کے متعلق فہرست بھیج دیں۔ میں نے امپیریل کونسل آف ایگریکلچرل ریسرچ کے شعبہ افزائش نسل مویشیاں کے ماہر خصوصی کرنل آلور سے علیحدہ انتظام کیا ہے۔ تاکہ جو صوبے چاہیں وہ ان کی ہر ممکن امداد کریں۔ خاص کر ان مساعی کے مرتب کرنے میں جو عمل میں لائی جا رہی ہیں اور خرید کردہ یا عطا کردہ بیلوں کے انتخاب و قیام کے متعلق ایک باقاعدہ نظام قائم کرتے میں نیز امپیریل کونسل آف ایگریکلچرل ریسرچ جملہ مقامی حکومتوں اور ان ہندوستانی ریاستوں کو جن کو کونسل مذکور میں نمائندگی حاصل ہے اس موضوع پر ایک گشتی مراسلہ بھیج رہی ہے جو اس ضمن میں مفید ثابت ہوگا۔

یور ایکسیلینسی کو مطمئن رہنا چاہیئے کہ جہاں تک مجھ سے ہو سکے گا۔ میں اپنے میعاد عہدہ میں زراعت پیشہ اقوام کے مفاد اور دیہاتی رقبہ جات کے سود و بہبود کے لئے کوشش کرنے سے دریغ نہیں کروں گا۔ اور اس موجودہ اپیل کو ختم کرتے ہوئے میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ میرے خیال میں ہندوستان کے دیہاتی علاقہ کے مفاد اور ہندوستانی زراعت کے مستقبل کے لئے اس سے بہتر کوئی اور امداد نہیں ہو سکتی۔ کہ میرے مجوزہ طریق کار کے مطابق عمل کیا جائے مجھے کامل امید ہے کہ اس اپیل کا جواب فیاضانہ اور وسیع پیمانہ پر ہوگا۔

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

وصیت داخل دفتر

سید عبد الحق شاہ صاحب سکنہ عمر کوٹ ضلع ڈیرہ غازی خان موصی ۵۵۰۰ نے اکتوبر ۱۹۳۳ء سے وصیت کی ہوئی ہے مگر اس وقت تک چندہ شرط اول اور اعلان وصیت نہیں داخل کرایا۔ لہذا بوجہ عدم پیروی داخل دفتر کی جاتی ہے۔

748

ڈسکہ کے احمدیوں پر احرار کے قاتلانہ حملہ کے خلاف جماعت ہائے احمدیہ کی صدائے احتجاج

احرار کی انسانیت سوز حرکات کے انسداد کے لئے حکومت پنجاب کو مؤثر کارروائی کرنی چاہیئے

نیشنل لیگ وزیر آباد

۱۲ جون نیشنل لیگ وزیر آباد کا ایک غیر معمولی اجلاس مسجد محمود میں منعقد ہوا۔ جس میں پُرجوش تقاریر کے بعد مندرجہ ذیل قراردادیں متفقہ طور پر پاس کی گئیں۔

(۱) یہ جلسہ ڈسکہ کے مفسد احرار کے قاتلانہ حملہ کی پُرزور مذمت کرتا ہے۔ اور حکومت کو توجہ دلاتا ہے۔ کہ حملہ آوروں کو عبرتناک سزا دے۔ اور فیض الحسن آلو مہاری کے خلاف کارروائی کرے۔ جس نے ڈسکہ کی پُرامن زندگی کو خراب کر دیا ہے۔

(۲) یہ جلسہ ڈسکہ کے رئیس اعظم چودھری شکر اللہ خان صاحب اور دیگر مظلوم بھائیوں کو اس امر پر مبارکباد پیش کرتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کی راہ میں انہیں اپنا خون پیش کرنے کا موقعہ ملا۔

(۳) قرار پایا کہ ان قراردادوں کی نقول حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ۔ صدر صاحب آل انڈیا نیشنل لیگ۔ ذمہ دار حکام اور پریس کو بھجوائی جائیں۔ (سیکرٹری)

بھیرہ

نیشنل لیگ بھیرہ نے اپنے ایک اجلاس میں حسب ذیل ریزولیوشنز پاس کئے۔

(۱) نیشنل لیگ بھیرہ کا یہ جلسہ ڈسکہ کے احرار کے اس قاتلانہ حملہ کی پُرزور مذمت کرتا ہے۔ جو انہوں نے ہمارے محترم بھائی چودھری شکر اللہ خان صاحب رئیس اعظم ڈسکہ اور دوسرے احمدی بھائیوں پر کیا۔ اور حکومت کو توجہ دلاتا ہے۔ کہ وہ نہ صرف حملہ آوروں کو قرار واقعی سزا دے۔ بلکہ ان فتنہ پرداز ملانوں کے خلاف بھی کارروائی کرے۔ جو اشتعال انگیزی کے ذریعہ اس حملہ کے باعث ہیں۔ اور جن کی اشتعال انگیزیوں کے متعلق بار بار توجہ گورنمنٹ کو دلائی جا چکی ہے۔

(۲) نیشنل لیگ بھیرہ کا یہ اجلاس عام ڈسکہ کے زخم رسیدہ اور مظلوم بھائیوں کو اس امر پر مبارکباد پیش کرتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کی راہ میں انہیں اپنا خون پیش کرنے کا موقعہ نصیب ہوا۔

(۳) پاس ہوا کہ ان قراردادوں کی نقول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ۔ صدر آل انڈیا نیشنل لیگ لاہور۔ گورنر صاحب پنجاب۔ ڈپٹی کمشنر صاحب سیالکوٹ۔ الفضل اور جماعت احمدیہ ڈسکہ کو بھجوائی جائیں۔

(خاکسار عبدالرشید آزاد)

جماعت احمدیہ بمبئی

۱۵ جون۔ جماعت احمدیہ بمبئی نے زیر صدارت جناب سیٹھ اسماعیل صاحب آدم ایک جلسہ منعقد کیا۔ جس میں سب سے پہلے جناب مولوی محمد یار صاحب عارف سابق مبلغ انگلستان نے اس جگر خراش واقعہ کی تفصیل سنائی جو حال میں ہی پنجاب کے ظالم احراریوں سے ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں ظہور میں آیا۔

آپ کے بعد مولوی محمد عبداللہ صاحب مولوی فاضل نے مختصراً گذشتہ سال سے لے کر موجودہ وقت تک احراری حملوں کا مختصر ذکر کیا۔ اور پھر مندرجہ ذیل قراردادیں بالاتفاق منظور کی گئیں۔

(۱) جماعت احمدیہ بمبئی کا یہ جلسہ ڈسکہ کے احرار کے اس وحشیانہ حملہ کی پُرزور مذمت کرتا ہے۔ جو انہوں نے جناب چودھری شکر اللہ خان صاحب رئیس ڈسکہ اور دوسرے نہتے احمدیوں پر کیا۔ اور حکومت پنجاب کو توجہ دلاتا ہے۔ کہ وہ حملہ آوروں کو بلکہ ان کی پشت پناہ مفسدہ پردازوں کو بھی کیفر کردار تک پہونچا کے اپنے فرائض کی ادائگی کا ثبوت دے۔

(۲) یہ جلسہ اپنے مظلوم بھائیوں سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ اور ان کی تکلیف کو بعینہٖ اپنی تکلیف سمجھتے ہوئے انہیں اس امر پر مبارکباد دیتا ہے۔ کہ ان کو احمدیت کی خاطر اپنا خون بہانے کا موقعہ میسر آیا۔ اور خدا تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ وہ ہمارے بھائیوں پر دنیا و آخرت میں اپنا فضل نازل فرمائے۔

(۳) قرار پایا کہ ان قراردادوں کی نقول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ۔ اخبار الفضل۔ سن رائز اور لوکل پریس ٹائمز اور کرانیکل اور حکومت پنجاب اور حکومت ہند نیز جماعت احمدیہ ڈسکہ کو بھیجی جائیں۔

(نامہ نگار)

مریدکے ضلع شیخوپورہ

۱۰ جون زیر صدارت جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں بالاتفاق حسب ذیل ریزولیوشنز پاس ہوئے:۔

(۱) یہ اجلاس جناب چودھری شکر اللہ خان صاحب برادر عزیز آنریبل چودھری سر ظفر اللہ خان صاحب و دیگر نہتے احمدی اصحاب پر احرار کے اچانک قاتلانہ حملہ کو سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتا۔ اور اس کی پُرزور مذمت کرتا ہے۔

(۲) یہ اجلاس حکومت پنجاب کو توجہ دلاتا ہے۔ کہ احرار کے بڑھتے ہوئے مظالم کا انسداد کرے۔

(۳) پاس ہوا کہ ریزولیوشنز ہذا کی نقول حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ۔ گورنر پنجاب۔ ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ نیز پریس کو ارسال کی جائیں۔

خاکسار شیخ محمد عنایت اللہ آنور

احمدیہ ینگ مین ایسوسی ایشن فیروزپور

احمدیہ ینگ مین ایسوسی ایشن فیروزپور کے ایک غیر معمولی اجلاس منعقدہ ۹ جون میں زیر ذیل قراردادیں بالاتفاق منظور کی گئیں۔

(۱) یہ جلسہ احرار کے اس مجرمانہ شرمناک اور انسانیت سوز فعل کے خلاف جس میں کہ ڈسکہ کے مظلوم اور پُرامن احمدیوں کے خون سے ہولی کھیلنے کی کوشش کی گئی ہے۔ پُرزور صدائے احتجاج بلند کرتا ہے۔

(۲) یہ جلسہ جملہ احمدیان ڈسکہ کو عموماً اور مجروحین کو خصوصاً جنہیں خدا تعالےٰ کی راہ میں اپنا خون بہانے کا فخر حاصل ہوا۔ مبارکباد عرض کرتا ہوا ان سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔

(۳) قرار پایا۔ کہ مندرجہ بالا قراردادوں کی نقول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اخبارات۔ جماعت احمدیہ ڈسکہ اور مجروحین کو بھیجی جائیں۔ (خاکسار عبدالکریم خان سیکرٹری)

نیشنل لیگ جہلم

نیشنل لیگ جہلم نے ایک جلسہ منعقد کر کے حسب ذیل قراردادیں پاس کیں۔

(۱) نیشنل لیگ جہلم کا یہ اجلاس احرار کے اس قاتلانہ حملہ کی سخت مذمت کرتا ہے۔ جو انہوں نے چوہدری شکر اللہ خانصاحب رئیس ڈسکہ اور دوسرے احمدیوں پر کیا۔ اور ذمہ دار حکام سے درخواست کرتا ہے۔ کہ نہ صرف حملہ آوروں کو کیفر کردار تک پہونچایا جائے بلکہ ان ملانوں کے خلاف بھی مؤثر کارروائی کی جائے جو اس حملہ کے اصل ذمہ دار ہیں۔

(۱) یہ اجلاس ڈسکہ کے احمدیوں سے اظہار ہمدردی کرتا ہوا انہیں یقین دلاتا ہے۔ کہ نیشنل لیگ جہلم انکی امداد کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہے۔ (صدر نیشنل لیگ جہلم)

فیض اللہ چک

۱۱ر جون ۔ مسجد احمدیہ میں زیر صدارت حکیم جمال الدین صاحب پریذیڈنٹ نیشنل لیگ جلسہ منعقد ہوا ۔ جس میں حسب ذیل قرار دادیں متفقہ طور پر پاس کی گئیں ۔

یہ جلسہ ڈسکہ کے احرار کے اس قاتلانہ حملہ کی پر زور مذمت کرتا ہے ۔ جو انہوں نے جناب چوہدری شکر اللہ خان صاحب رئیس ڈسکہ اور دوسرے احمدی بھائیوں پر کیا ۔ اور حکومت کو توجہ دلاتا ہے کہ وہ نہ صرف حملہ آوروں کو گرفتار کر کے کیفر کردار کو پہنچائے بلکہ ان فتنہ پرداز ملانوں کے خلاف بھی ضروری کارروائی کرے جو اشتعال انگیزی کے ذریعہ اس حملہ کا اصل باعث ہیں ۔ اور جن کی اشتعال انگیزیوں کے متعلق متعدد بار حکومت کو توجہ دلائی جا چکی ہے

(۲) یہ اجلاس ڈسکہ کے محترم احمدی بھائیوں سے ان کی تکلیف کے متعلق دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہوا ان کو یقین دلاتا ہے کہ ان پر پڑنے والی ہر چوٹ کو ہم اپنے قلب و جگر پر محسوس کرتے ہیں ۔ اور انہیں جس رنگ میں ہماری امداد و خدمت کی ضرورت ہو ۔ اس کے لئے ہم مستعد اور تیار رہیں ۔

(۳) یہ اجلاس ڈسکہ کے زخم رسیدہ اور مظلوم بھائیوں کو اس امر پر مبارکباد پیش کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں انہیں اپنا خون پیش کرنے کا موقعہ نصیب ہوا ۔

(۴) قرار پایا کہ ان قرار دادوں کی نقول حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ۔ صدر صاحب آل انڈیا نیشنل لیگ ۔ ذمہ دار حکام پریس اور جماعت احمدیہ ڈسکہ کو بھجوائی جائیں

(خاکسار :۔ محمد علی فیض اللہ چک)

اٹھوال ضلع گورداسپور

۱۱ر جون ۔ نیشنل لیگ اٹھوال ضلع گورداسپور کا جلسہ زیر صدارت چوہدری حسین بخش صاحب پریذیڈنٹ لیگ منعقد ہوا ۔ اور مندرجہ ذیل قرار دادیں باتفاق آراء منظور ہوئیں ۔

(۱) نیشنل لیگ اٹھوال کا یہ خاص اجلاس ڈسکہ کے احراری لفنگوں کے اس قاتلانہ حملہ کے خلاف جو انہوں نے چوہدری شکر اللہ خان صاحب رئیس ڈسکہ اور دوسرے احمدیوں پر کیا ۔ سخت غم و غصہ کا اظہار کرتا ہوا ۔ حکومت پنجاب کو اس بربریت کی طرف توجہ دلاتا ہے ۔

(۲) یہ جلسہ اپنے مجروح بھائیوں کے ساتھ اظہار ہمدردی کرتا ہوا ان کو مبارکباد دیتا ہے ۔ کہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ان کو اپنے خون پیش کرنے کا موقع ملا ۔

(۳) قرار پایا ۔ کہ ان قرار دادوں کی نقول حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ ہز ایکسی لینسی وائسرائے صاحب بہادر ۔ ہز ایکسی لینسی گورنر صاحب پنجاب ۔ جناب ڈپٹی کمشنر صاحب سیالکوٹ ۔ جناب سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس سیالکوٹ ۔ جناب صدر صاحب آل انڈیا نیشنل لیگ لاہور ۔ جناب چوہدری شکر اللہ خان صاحب رئیس ڈسکہ اور اخبار الفضل کو بھیجی جائیں ۔

(سیکرٹری نیشنل لیگ اٹھوال)

نیشنل لیگ قصور

۱۱ر جون ۔ احمدیہ مسجد قصور میں ایک جلسہ زیر صدارت ملک عبد الرحمن پریذیڈنٹ نیشنل لیگ قصور منعقد ہوا ۔ اور باتفاق آراء مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس کی گئیں ۔

(۱) یہ جلسہ ڈسکہ کے احرار کے اس وحشیانہ حملہ کی پر زور مذمت کرتا ہے ۔ جو انہوں نے جناب چوہدری شکر اللہ خان صاحب رئیس ڈسکہ اور دوسرے احمدی بھائیوں پر کیا ۔ نیز یہ جلسہ حکومت کو توجہ دلاتا ہے کہ وہ نہ صرف حملہ آوروں کو گرفتار کر کے کیفر کردار تک پہنچائے ۔ بلکہ ان فتنہ پرداز ملانوں کے خلاف بھی ضروری کارروائی کرے جو اشتعال انگیزی کے ذریعے اس حملہ کا اصل باعث ہیں ۔ اور جن کی اشتعال انگیزی کے متعلق متعدد بار حکومت کو توجہ دلائی جا چکی ہے

(۲) یہ اجلاس ڈسکہ کے محترم بھائیوں سے ان کی اس تکلیف میں دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہوا ان کو یقین دلاتا ہے ۔ کہ ان پر پڑنے والی ہر چوٹ کو ہم اپنے قلب و جگر پر محسوس کرتے ہیں ۔ انہیں جس رنگ میں ہماری امداد اور خدمت کی ضرورت ہو اس کے لئے ہم مستعد اور تیار رہیں ۔

(۳) یہ اجلاس ڈسکہ کے زخم رسیدہ اور مظلوم بھائیوں کو اس امر پہ مبارکباد پیش کرتا ہے ۔ کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں انہیں اپنا خون پیش کرنے کا موقعہ نصیب ہوا ۔

(۴) قرار پایا کہ ان قرار دادوں کی نقول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۔ صدر صاحب آل انڈیا نیشنل لیگ ۔ ذمہ دار حکام اور پریس کو بھجوائی جائیں ۔

سیکرٹری نیشنل لیگ قصور

جماعت احمدیہ سیلون

سکرٹری صاحب جماعت احمدیہ سیلون بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ سیلون کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد کیا گیا جس میں ڈسکہ کے احمدیوں پر احرار کے وحشیانہ حملہ کے متعلق مندرجہ ذیل قرار داد پاس کی گئیں:۔ جماعت احمدیہ سیلون کا یہ اجلاس نہایت مؤدبانہ طور پر ہز ایکسیلنسی وائسرائے ہند کی توجہ گرامی احرار کے اس قاتلانہ حملہ کی طرف مبذول کراتا ہے جو انہوں نے چوہدری شکر اللہ خانصاحب رئیس ڈسکہ و ڈسکہ کے دوسرے احمدیوں پر کیا۔ نیز اس معاملہ میں پولیس کی غفلت شعاری پر افسوس کا اظہار کرتا ہوا اس کی اس فرض ناشناسی کے متعلق تحقیقات کرنے کی درخواست کرتا ہے۔

نیشنل لیگ محمود آباد فارم (سندھ)

۲۱ جون نیشنل لیگ محمود آباد فارم نے ایک غیر معمولی اجلاس منعقد کر کے حسب ذیل قرار داد پاس کی۔

یہ اجلاس ڈسکہ کے احمدیوں پر احرار کے قاتلانہ حملہ کی پرزور مذمت کرتا ہوا اپنے احمدی بھائیوں سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ اور پابند قانون اور پرامن احمدیوں پر احرار کے مرتکب مظالم اور ان کی امن شکنیوں کی طرف حکام کو توجہ دلاتا ہوا امید کرتا ہے کہ مجرموں کو قرار واقعی سزا دی جائے گی:۔ خاکسار سکرٹری

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء

نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی عنائت ولد مراد ذات کانوان سکنہ گگی نو تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۱۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۹-۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۹-۵-۳۶

دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء

نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی محمود ولد محمد ذات گھوگھیانہ بال سکنہ گھوگھیانہ تحصیل و ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۱۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۹-۸-۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲-۶-۳۶

دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء

نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی محمد۔ رحمان پسران عالجو ذات لکھواڑ سکنہ کلور تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۱۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۲۵-۸-۳۶ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱-۶-۳۶

دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء

نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی رمضان غلام محمد۔ غلام حسن نگاماں ولد محمد یار ذات بلوچ سکنہ جہانی کلاں تحصیل و ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۱۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۲-۹-۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱-۶-۳۶

دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء

نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی سجاول ولد احمد ذات بھوجوآنہ سکنہ چک ۱۹۵ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۱۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۲۴-۸-۳۶ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱-۶-۳۶

دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء

نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی رحم شاہ ولد کرم شاہ ذات نیکوکارہ سکنہ برسر شیخ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۱۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۲۶-۸-۳۶ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲-۶-۳۶

دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء

نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی دیویدتہ ولد امیر چند ذات کھتری سکنہ ندھاگر تحصیل و ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر ۱۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۹-۸-۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱-۶-۳۶

دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء

نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی علاول ولد شہامند ذات لکھوکھر سکنہ سلیمان تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۱۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۲۵-۸-۳۶ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱-۶-۳۶

دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء

نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی قائمی وجوایا ولد کالو ذات معسن سکنہ پھلوال تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۱۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۲۶-۸-۳۶ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲-۶-۳۶

دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لاہور ۱۷ جون - آج قبل دوپہر میاں سر فضل حسین نے پنجاب گورنمنٹ کی وزارت تعلیم کا انچارج لے لیا۔ ملک سر فیروز خان نون ۱۹ جون کو بعزم انگلستان کراچی روانہ ہونگے تاکہ لنڈن میں ہائی کمشنری کا چارج لے سکیں۔

مدراس ۱۷ جون - مدراس لیجسلیٹو کونسل کی میعاد ۶ نومبر ۱۹۳۶ء کو ختم ہو رہی ہے مگر امید ہے کہ کونسل کی میعاد میں جدید آئین کے نفاذ تک توسیع کر دی جائے گی۔

لکھنؤ ۱۷ جون - گونڈہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ گذشتہ ہفتہ بعض مقامات پر بارش کے بعد زمین پر زرد رنگ کا سفوف بچھا ہوا دیکھا گیا۔ جب اسے ٹیسٹ کیا گیا۔ تو معلوم ہوا کہ وہ سب گندھک ہے۔ دوسری اطلاع بہرائچ سے ملی ہے۔ کہ وہاں ایک گاؤں میں خون کی بارش ہوئی جس سے لوگ بہت خوفزدہ ہیں

پٹنہ ۱۷ جون - دھن آباد سے ایک ریل گاڑی کو تباہ کرنے کی کوشش کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک جگہ ریل کی پٹڑی پر سے دو طرفہ پلیٹیں اور بوجھ چھا بیلٹ الگ کر دی گئی تھیں۔ لیکن بروقت خبر ہو جانے سے یہ راز منکشف ہو گیا۔ ریلوے حکام میں اس واقعہ سے سنسنی پھیلی ہوئی ہے اور پولیس مصروف تفتیش ہے

لاہور ۱۷ جون - آج ڈاکٹر محمد عالم نے عدالت عالیہ میں درخواست پیش کی۔ کہ مقدمہ شہید گنج کے مدعا علیہم کو ہدایت کی جائے کہ وہ اس وقت تک متنازعہ جگہ پر کوئی عمارت تعمیر نہ کریں جب تک کہ عدالت عالیہ سے اپیل کا فیصلہ نہ ہو۔ آنریبل مسٹر جسٹس بیکر نے یہ درخواست منظور کر لی ہے اور عارضی حکم امتناعی جاری کر دیا ہے۔ کہ اپیل کے فیصلہ ہونے تک مدعا علیہم جائے متنازعہ پر کوئی عمارت تعمیر نہ کریں۔ اپیل کی سماعت کے لئے ۲۳ جون کی تاریخ مقرر ہوئی ہے۔

سکندریہ (بذریعہ ڈاک) روزنامہ "ہندو" (۱۹ جون) لکھتا ہے کہ فلسطین کے دیہات میں آج کل عرب لوگ اسلام چھوڑ کر عیسائی بن رہے ہیں۔ ان میں سے بعض باغیوں سے تنگ آگئے تھے۔ کیونکہ ان کے کھیت وغیرہ جلا دیئے گئے تھے۔

شملہ ۱۷ جون۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ہندوستان کی شمالی سرحد پر۔ چین اور تبت کے درمیان اشتراکی سرگرم کار ہیں۔ یہ علاقہ ایک نیا صوبہ ہے۔ جو چین اور تبت کے درمیان ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ان سرگرمیوں سے تاشی لاما کی تحریک پر برا اثر پڑے گا۔

تالین (استھونیا) ۱۷ جون کارخانہ بارود میں ایک دھماکے سے ۵۹ آدمی ہلاک اور ۲۹ مجروح ہو گئے۔ نیز کارخانہ کا ایک حصہ اڑ گیا

برسلز ۱۷ جون بیلجیم میں ہڑتال کی صورت بدستور نازک ہے۔ مسلح کاریں گشت کر رہی ہیں ہڑتالیوں کے ایک گروہ نے اسلحہ سازی کے ایک کارخانہ پر حملہ کر دیا۔ پولیس نے ان میں سے پندرہ کو گرفتار کر لیا ہے۔

سیالکوٹ ۱۷ جون - غلام محمد شوخ اخباری کے خلاف زیر دفعہ ۲۹۵ الف تعزیرات ہند جو مقدمہ چل رہا ہے۔ اس کی سماعت کے دوران میں ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے زیر دفعہ ۲۹۵ الف فرد جرم عائد کر دی ہے اور ضمانت نامہ منسوخ کر کے ملزم کو جوڈیشل حوالات میں لے جانے کا حکم دیدیا گیا ہے۔

پٹنہ ۱۷ جون - اطلاع موصول ہوئی ہے کہ پنجاب کلکتہ میل میں ایک عورت ایک خادمہ کے ساتھ انٹر کلاس میں سفر کر رہی تھی۔ جب ٹرین کی رفتار دیہا اور گری ناتھ کے درمیان سست ہوئی۔ تو ایک ڈاکو زنانہ ڈبے میں گھس آیا اور خنجر سے عورت کو خوفزدہ کر کے ۶ ہزار کے زیورات اور زر نقد چھین لئے۔ اس کے بعد خطرہ کی زنجیر کھینچ کر کود گیا۔

بوڈاپسٹ ۱۷ جون۔ آج دریائے ڈینوب میں ایک کشتی غرق ہو گئی۔ اور ۴۰ مسافر لقمہ نہنگ اجل ہو گئے۔ اس وقت تک آٹھ کی نعشیں دستیاب ہو چکی ہیں۔

پیرس ۱۷ جون۔ فرانس کی حفاظت میں شام اور لبنان کو ملا کر ایک نئی جمہوریت قائم کرنے کی تجویز ہو رہی ہے۔ اس کا نام ریاست ہائے لیونٹ ہوگا فرانس کی فوجیں سرحدوں کی حفاظت کے لئے موجود ہوں گی۔

شملہ ۱۷ جون۔ حکومت ہند اور حکومت جاپان کے درمیان جدید تجارتی معاہدہ کے لئے گفتگو کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ گفت و شنید ۱۵ جولائی کو شروع ہو جائے گی۔ ہندوستان کی طرف سے مذاکرات کے لیڈر آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب کامرس ممبر گورنمنٹ آف انڈیا ہونگے۔

الجیریا ۱۷ جون - الجیریا میں حکومت فرانس کے خلاف علم انقلاب بلند کر دیا گیا ہے عربوں کے مسلح گروہ ملک کے طول و عرض میں پھیل گئے ہیں۔ اور مزدوروں سے ہڑتال کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ بہت سے کھیتوں کی فصلیں تباہ کر دی گئی ہیں۔ پولیس مسلح موٹر کاروں میں تمام ایسے مقامات پر پہنچ گئی ہے جہاں زیادہ خطرہ ہے۔ اور گرفتاریاں شروع ہو گئی ہیں۔

کینٹن ۱۷ جون - جاپانی قونصل جنرل کے اس مطالبہ کو کہ جاپان کے خلاف چینیوں کی سرگرمیوں کو پنپنے نہ دیا جائے۔ حکومت کینٹن نے پائے استحقار سے ٹھکرا دیا ہے جس سے چین اور جاپان میں جنگ چھڑ جانے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ کل کینٹن میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں فوجی کمانڈروں کے اس اعلان پر عمل درآمد کرنے کا شدید مطالبہ کیا گیا ہے۔ جس میں یہ مشورہ دیا گیا تھا۔ کہ ملک میں فوجوں کو فوراً نقل و حرکت میں لایا جائے اور جاپان کا مردانہ وار مقابلہ کیا جائے۔

انبالہ ۱۷ جون - کوروکشیتر میں ہیضہ نے وبائی صورت اختیار کر لی ہے۔ انبالہ کا بریگیڈ ہیڈ کوارٹر سے تمام افسروں کے نام سرکلر جاری کئے گئے ہیں۔ کہ کسی ملازم کو کوروکشیتر جانے کے لئے رخصت نہ دی جائے۔

امرتسر ۱۷ جون پرسوں شب مسجد تکیہ بودی سائیں میں "اللہ اکبر" اور قریبی گوردوارہ میں "ست سری اکال" کے نعروں پر تنازعہ نے جو خطرناک صورت اختیار کر لی تھی۔ مگر پولیس کی کوشش سے رفع دفع کر دیا گیا تھا اسکے سلسلہ میں گذشتہ شب پولیس نے زیر دفعہ ۱۴۷ تعزیرات ہند نہنگوں کے گوردوارہ پر چھاپہ مارا اور ۸۸ نہنگوں کو گرفتار کر لیا۔ انہوں نے مزاحمت کرنے کی کوشش کی مگر ناکامی ہوئی۔ پولیس نے ان پر قابو پا کر انہیں تمام ہتھیاروں سے محروم کر دیا۔ ۱۲ مسلمانوں کی گرفتاری بھی عمل میں لائی گئی ہے۔ سکھوں کا انتہا پسند طبقہ نہنگوں کی گرفتاری کے خلاف ستیہ گرہ کرنے پر اصرار کر رہا ہے۔

شیخوپورہ ۱۷ جون - ڈپٹی کمشنر شیخوپورہ نے صدر بلدیہ کو نوٹس دیا ہے۔ کہ وہ وجہ بیان کرے کہ کیوں نہ اسے صدارت سے علیحدہ کر دیا جائے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ لاریوں کے ایک اڈہ کے سلسلہ میں صدر بلدیہ پر بعد التحقیق بعض الزامات عائد کئے گئے ہیں۔ صدر نے اس سلسلہ میں وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ کو ایک طویل چٹھی لکھی ہے۔ جس میں الزامات کا جواب دیا گیا ہے۔

روما ۱۷ جون۔ سائینور مسولینی نے اس امر کی منظوری دے دی ہے۔ کہ حبشہ میں مختلف مقامات پر دو ہزار تین سو میل لمبی سڑکوں کی تعمیر کی جائے۔ ان سڑکوں کی تعمیر پر اڑھائی کروڑ پونڈ خرچ آئے گا۔ حبشہ کی زرعی ترقی کے لئے جو پروگرام تیار کیا گیا ہے۔ اس میں اطالوی نوآبادیات کے قیام اور اطالوی آبادکاروں میں مفت زمین تقسیم کرنے کا اعلان کیا گیا ہے۔

لنڈن ۱۷ جون - اندازہ کیا جاتا ہے کہ برطانوی کابینہ نے تعزیری احکام کے ارتفاع کو اصولی طور پر منظور کر لیا ہے۔ اس اصول کے منظور کرنے کی اصل وجہ یہ بیان کی جاتی ہے۔ کہ تعزیری احکام اصل مقصد میں ناکام ثابت ہو چکے ہیں۔ اور ان کا دوام کسی نتیجہ پر منتج نہ ہوگا۔

لنڈن ۱۷ جون - مسٹر ریمزے میکڈانلڈ نے بین الاقوامی امن کی کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے عوام الناس سے اپیل کی۔ کہ امن کے قیام کے لئے مجلس اقوام کی اعانت کریں کیونکہ مجلس اقوام کے بغیر اہل عالم کی زندگی ایک دوسرے کے لئے ہوا بن جائے گی۔

قاہرہ (بذریعہ ڈاک) معلوم ہوا ہے کہ حکومت مصر ملک میں نوجوان شاہ مصر کے دورے کا پروگرام مرتب کرنے میں مصروف ہے نیز یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ وہ اپنی تعلیم کا سلسلہ مصر میں ہی جاری رکھیں گے۔

امرتسر ۱۷ جون گیہوں حاضر ۲ روپے ۶ ۱/۲ ۵ پائی نخود حاضر ۲ روپے ۶ پائی کونا دیسی ۵ ۳ روپے [illegible]

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور دفتر الفضل قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی